26 ذوالحجہ 1429ھ تا 2 محرم الحرام 1430ھ/ 25 تا 31 دسمبر 2008ء

www.tanzeem.org

عورت کا اصل دائرہ کار

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور اپنے گھروں میں قرار (وقار اور سکینت) کے ساتھ رہو، اور جیسے بن سنور کر ایامِ جاہلیت میں عورتیں گھروں سے نمائش کے لیے نکلا کرتی تھیں، ایسے نہ نکلو'' (الاحزاب: 33)

یہاں کسی ابہام کے بغیر عورتوں کے لئے لائحہ عمل متعین کر دیا گیا اور ہدایت دے دی گئی ہے کہ اُن کی تمدّنی ذمہ داریوں کا دائرۂ کار دراصل اس کا گھر ہے۔ وہ اس میں قیام کریں، قرار پکڑیں۔ اگرچہ خواتین کو ناگزیر تمدنی ضروریات کے لیے گھر سے نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن یہ بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے یہاں ایک خاص شرط عائد کی گئی ہے۔ وہ شرط تبرّج اور خاص طور پر تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى کے ساتھ نکلنے کی ممانعت کی شرط ہے۔ عربی میں تبرّج کے معنی نمایاں ہونے، ابھرنے اور کھل کر سامنے آنے کے ہیں۔ عورت کے لیے یہ لفظ اپنے چہرے اور اپنے جسم کی سج دھج، آرائش و زیبائش، سنگھار اور اپنی چال ڈھال میں لوچ اور چنک مٹک کے ذریعے اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ تمام اہلِ لغت اور اکابر مفسرین نے اس لفظ کی یہی تشریح کی ہے۔ اب رہا جاہلیت کے مفہوم کا تعین تو جان لیجیے، از روئے اسلام جاہلیت سے مُراد ہر وہ طرزِ عمل، ہر وہ روش، ہر وہ چلن، ہر وہ رواج اور ہر وہ رسم ہے جو اسلام کی تعلیم، اس کی تہذیب، اس کی ثقافت اور اس کے اخلاق و آداب کے خلاف ہو...... اور جاھلیة الاُولٰی کا مطلب وہ تمام عیوب اور برائیاں ہیں جن میں ظہورِ اسلام اور بعثتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے قبل اہل عرب اور دنیا بھر کے لوگ مبتلا تھے۔ چنانچہ یہاں بظاہر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے خطاب ہے اور ان کو تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى سے منع کیا جارہا ہے، لیکن چونکہ ان اُمہات المؤمنینؓ کو تمام مسلمان خواتین کے لیے اُسوہ بننا تھا، لہٰذا ان کے توسط سے تمام خواتین کو ہدایت فرمائی جارہی ہے کہ تمہارا اصل مقام تو گھر ہی ہے، لیکن اگر کسی تمدنی ضرورت سے گھر سے باہر نکلنا ہی ہو تو جاہلیتِ اولیٰ کی طرح بن سنور کر اور زیب و زینت کے ساتھ نکلنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

اے اہل پاکستان! مطالبات تسلیم کر لو

حسن اخلاق اور ادائیگی حقوق کی تعلیم

سپر۔ پاور، صدر، صحافی اور جوتا

میں تنظیم میں کیسے شامل ہوا

خطرات کے پھیلتے ہوئے سائے

الزام تراشی کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکئے

اشاریہ مضامین ندائے خلافت 2008ء

الہدیٰ (366)

ڈاکٹر اسرار احمد

سورۃ الاعراف

(آیات:37تا41)

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا
اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ
اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى
يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾﴾

’’تو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ اُن کو اُن کے نصیب کا لکھا ملتا ہی رہے گا۔ یہاں تک کہ جب اُن کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) جان نکالنے آئیں گے تو کہیں گے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے، وہ (اب) کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے (معلوم نہیں) کہ وہ ہم سے (کہاں) غائب ہوگئے اور اقرار کریں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔ تو اللہ فرمائے گا کہ جنوں اور انسانوں کی جو جماعتیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں اُن ہی کے ساتھ تم بھی داخلِ جہنم ہو جاؤ۔ جب ایک جماعت (وہاں) جا داخل ہوگی تو اپنی (مذہبی) بہن (یعنی اپنے جیسی دوسری جماعت) پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب اس میں داخل ہو جائیں گے تو پچھلی جماعت پہلی کی نسبت کہے گی کہ اے پروردگار ان ہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تو ان کو آتشِ جہنم کا دُگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائے گا کہ (تم) سب کو دُگنا (عذاب دیا جائے گا) مگر تم نہیں جانتے۔ اور پہلی جماعت پچھلی سے کہے گی کہ تم کو ہم پر کچھ بھی فضیلت نہ ہوئی تو جو (عمل) تم کیا کرتے تھے اس کے بدلے میں عذاب کے مزے چکھو۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے سرتابی کی اُن کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اُونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے۔ اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے (نیچے) بچھونا بھی (آتشِ) جہنم کا ہوگا اور اُوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا)۔ اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔‘‘

اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرے یا اللہ کی آیات کا انکار کرے۔ یہ دونوں برابر کے جرم ہیں۔ جو ان جرائم کے مرتکب ہوں گے اُن لوگوں کو اس دنیا میں تو اُن کے نصیب کا رزق ملتا رہے گا، اللہ ایسا نہیں کہ کفر کرنے والے کی روزی روک دے اور وہ بھوکا پیاسا اسی دن مر جائے، البتہ جس وقت ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس ان کی جان لینے کے لیے آئیں گے تو وہ ان سے یہ کہیں گے، کہاں ہیں وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے‘ ان کے سامنے بچھے جاتے تھے‘ گڑگڑاتے تھے‘ ڈنڈوت کرتے اور ماتھے ٹیکتے تھے۔ جواب میں وہ کہیں گے‘ وہ سب ہم سے جاتے رہے۔ یہ کہہ کر وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ واقعتاً ہم ناشکرے تھے اور ہم نے کفر کی روش اختیار کیے رکھی تھی۔ اس پر اللہ فرمائے گا‘ داخل ہو جاؤ اُن اُمتوں میں جو تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے گزر چکی ہیں‘ اور وہ آگ میں ہیں۔ ایک ایک قوم کا حساب ہوتا جائے گا اور اسے جہنم کے اندر جھونکا جائے گا۔ پہلی نسل کے بعد دوسری نسل‘ دوسری کے بعد تیسری نسل آئے گی۔ جب سب نافرمان اُمتیں اور نسلیں جہنم میں چلی جائیں گی تو بعد میں آنے والی نسل پہلی نسل کے بارے میں کہے گی اُے ہمارے پروردگار ان بدبختوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، تو انہیں آگ کے اندر دوگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائے گا، نہیں‘ تم سب کے لیے دگنا عذاب ہے، کیونکہ جس طرح یہ لوگ دوسروں کو گمراہ کرکے آئے تھے ویسے ہی تم بھی اپنے بعد والوں کو گمراہ کرکے آئے ہو۔ ضرورت تو اس بات کی تھی کہ تم عقل سے کام لیتے‘ اپنے ذہن سے سوچتے اور خواہ مخواہ اپنے آباء واجداد کی تقلید نہ کرتے۔ اس لیے کہ تمہیں نیکی بدی کا شعور دیا گیا تھا۔ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں تھیں۔ تم نے کیوں ان سے کام نہ لیا اور اندھے ہو کر دوسروں کی پیروی کرتے رہے۔ اب پہلے والے بعد والوں کو کہیں گے‘ تم نے خواہ مخواہ ہم پر لعنت کی، تمہیں اس سے کیا ملا، اب اپنے کرتوتوں کے باعث عذاب کا مزا چکھو۔

یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا اور تکبر کرتے ہوئے ان سے اعراض کیا تو اب ان کے لیے آسمان کے دروازے کبھی نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے۔ اسے تعلیق بالمحال کہتے ہیں‘ یعنی ناممکن بات۔ نہ تو سوئی کا ناکہ اتنا بڑا ہو سکتا ہے کہ اس میں سے اونٹ گزر جائے اور نہ ہی اونٹ اتنا چھوٹا ہو سکتا ہے کہ وہ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔ گویا کفار کے جنت میں جانے کا کوئی امکان نہیں۔ آخر میں اللہ نے واضح فرمایا کہ ہم مجرموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ ان کے لیے جہنم ہی کا بچھونا ہوگا، اور اسی آگ کا اوڑھنا ہوگا۔ یہی ظالموں کی جزا ہے۔

فرمانِ نبویؐ

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عورتوں کا پردے میں رہنا ضروری ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)) (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’عورت (گویا) ستر ہے (یعنی جس طرح ستر کو چھپا رہنا چاہیے اسی طرح عورت کو گھر میں رہنا چاہیے) جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیاطین اس کو تاکتے اور اپنی نظروں کا نشانہ بناتے ہیں‘‘۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیام خلافت کا نقیب

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

جلد 17
شمارہ 49
25 تا 31 دسمبر 2008ء
26 ذوالحجہ 1429ھ تا 2 محرم الحرام 1430ھ

بانی: اقتدار احمد مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت
سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا
سردار اعوان۔ محمد یونس جنجوعہ
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67۔اے علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور۔54000
فون: 6366638 - 6316638 فیکس: 6271241
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 03-5869501

قیمت فی شمارہ 10 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......300 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا---------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں
چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی رائے
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

اے مسلمانانِ پاکستان! مطالبات تسلیم کرلو

بھارت میں وار روم میں میٹنگز ہو رہی ہیں جن میں فوجی سربراہوں کے ساتھ وزیراعظم، صدر اور وزیر خارجہ بھی شرکت کر رہے ہیں۔ سفارتی سطح پر شب و روز محنت ہو رہی ہے۔ دنیا بھر سے ایک سو بیس ممالک سے اپنے سفیروں کو ملک میں واپس بلا کر ان سے مشاورت ہو رہی ہے۔ سلامتی کونسل سے مسلسل رابطہ ہے۔ انٹرنیشنل کورٹ میں کیس درج کروا دیا گیا ہے اور انٹرپول کے ذریعے مولانا مسعود اظہر کی گرفتاری کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، جس پر تبصرہ نگار کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کے لیے انٹرپول کو انکار کرنا آسان نہیں ہوگا۔ ان ساری کاوشوں میں امریکہ بڑھ چڑھ کر اور جائز ناجائز ہر طریقے سے بھارت کا مددگار و معاون بنا ہوا ہے، بلکہ اُسے پاکستان کو دباؤ میں لانے کے نت نئے مشورے دے رہا ہے۔ اور برطانیہ امریکہ کے چیلے چانٹے کی حیثیت سے مدعی بھارت سے بھی دو ہاتھ آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بقیہ یورپ بھی ممبئی سانحہ کو بھارت کے ساتھ بہت بڑا ظلم قرار دے رہا ہے۔

ایسے نازک موقع پر جب دنیا ایک متحدہ محاذ بنا کر پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہے اور پاکستان کا ازلی دشمن بھارت اس محاذ کا ہراول دستہ بن کر پاکستان پر دانت تیز کر رہا ہے، پاکستان کی حکومت اور فوج میں ہم آہنگی نظر نہیں آ رہی، اور بھارت مسلسل اس کوشش میں ہے کہ اس خلیج کو مزید بڑھایا جائے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ صدر زرداری کو فون پر دھمکیاں ایک جعلی کال کے ذریعے دی گئی تھیں۔ پھر بھارتی طیاروں کی خلاف ورزی کو سیاسی حکومت ٹیکنیکل غلطی اور فضائیہ بھارتی جارحیت قرار دیتی ہے۔ یہ خبریں انتہائی حیران کن اور تشویش ناک ہیں کہ سلامتی کونسل نے جماعۃ الدعوۃ پر جو پابندی لگائی ہے اس میں خود پاکستانی حکومت کی رضامندی شامل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ چین نے بھی قرارداد کو ویٹو نہیں کیا۔ پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی کا اتحاد تو کب کا پارہ پارہ ہو چکا ہے، خود پاکستان پیپلز پارٹی کے اندر مار دھاڑ شروع ہو چکی ہے۔ وزیراعظم پر زبردست دباؤ ہے کہ وہ استعفا دے دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصلاً صدر اور وزیراعظم کے درمیان جنگ شروع ہو چکی ہے اور جو عناصر وزیراعظم سے استعفا کا مطالبہ کر رہے ہیں، انہیں صدر کی آشیرباد حاصل ہے۔ اپوزیشن لیڈر چودھری نثار نے پارلیمنٹ کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے حکومت پر الزامات کی بوچھاڑ کی ہے۔ وکلاء نے اپنی تحریک کے اگلے مراحل کا اعلان کیا ہے، جن میں لانگ مارچ اور دھرنا بھی شامل ہے۔

کیا اس صورت حال میں پاکستان اس بھارت سے جنگ کر سکتا ہے جو اس سے حجم میں دس گنا بڑا ہے، جس کی عسکری قوت پاکستان سے کئی گنا زیادہ ہے، جس کی پشت پر سفارتی سطح پر پوری دنیا ہے، امریکہ جس کا سٹریٹجک پارٹنر ہے۔ اس نازک موقع پر جب ملک کی سلامتی شدید خطرے میں ہے ہم ملک کے تمام باسیوں خصوصاً مقتدر حلقوں سے دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ لِلّٰہ اپنے اختلافات، اپنے جھگڑے بعد کے کسی وقت کے لیے اٹھا رکھیں۔ اس وقت قومی اتحاد اور یک جہتی کی شدید ضرورت ہے۔ قومی اتحاد ایٹم بم سے بڑی قوت ہے۔ صرف قومی سلامتی کے اجلاس میں تمام سیاسی جماعتوں کا متحد ہو کر یک زبان سے حکومت کو حمایت کی یقین دہانی سے بھارت کو دھچکا لگا تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اختلافات بدتر انداز میں آشکار ہو رہے ہیں۔

بھارتی حکومت خصوصاً وزیر خارجہ پرناب مکھرجی کا انداز کچھ ایسا ہے جیسے کہہ رہا ہو ہمارے مطالبات تسلیم کرتے ہو یا نکالیں تمہارا ابھر کس۔ صورت حال کے اتنے خطرناک ہو جانے کے باوجود ہماری رائے میں جنگ کے امکانات زیادہ نہیں ہیں، اگرچہ مائیک مولن کا فوری طور پر خطے کا دورہ معنی خیز ہے۔ شنید یہ ہے کہ وہ پاکستانی افواج کو اس بات پر راضی کرنے کے لیے آیا تھا کہ بھارتی فضائیہ کو مریدکے اور کشمیر کے علاقے میں چند حملے کر لینے دیئے

جائیں اور پاکستان جوابی کارروائی نہ کرے' تاکہ کانگریس حکومت بھارت میں اپنی پوزیشن کو بہتر بنا سکے اور اپنے عوام کو مطمئن کر لے کہ ہم نے ممبئی حملوں کا بدلہ لے لیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری فوجی قیادت کسی صورت میں یہ قبول نہیں کرے گی۔ بھارت بار بار کہہ رہا ہے کہ اس کے پاس بہت سے آپشنز ہیں۔ ہماری رائے میں بھارت دوسرا آپشن اختیار کرے گا' وہ یہ کہ ہماری اقتصادیات کو تباہ کر کے ہمیں کسی آنے والے وقت میں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرے گا۔ یہ پروسیجر طویل ہے اور بھارتی حکومت اور عوام کے لیے تکلیف دہ ہو گا' لیکن ہماری رائے میں یہ ہے وہ میدانِ جنگ جس میں ہماری شکست بڑی واضح نظر آ رہی ہے' اور جس میں جواب دینے کی ہم نے قطعی طور پر کوئی تیاری نہیں کر رکھی۔ ہمارے پاس برآمد کے لیے صرف کپاس اور چاول کی دو فصلیں ہوتی ہیں۔ الحمد للہ' دونوں اس مرتبہ بہت اچھی ہیں۔ بھارت کوشش کرے گا کہ ان دونوں کا عالمی ریٹ اس قدر گرا دے کہ پاکستان یا تو برآمد کر ہی نہ سکے اور اگر کرے بھی تو اس کے ہاتھ کچھ نہ لگے' پھر وہ باہمی تجارت بھی فوری طور پر بند کر دے۔ ان دونوں اقدام سے بھارت کا معاشی نقصان پاکستان سے کہیں بڑا ہو گا' لیکن بھارت کی معاشی حالت اس پوزیشن میں ہے کہ یہ بڑا نقصان برداشت کر جائے۔ اس کے نتیجہ میں جو نقصان پاکستان کو ہو گا وہ اگرچہ حجم کے حوالہ سے چھوٹا ہو گا لیکن پاکستان کی خستہ حال اکانومی اسے بھی برداشت نہیں کر سکے گی۔ افغانستان کے راستے جعلی کرنسی بھی پاکستان میں داخل کی جا سکتی ہے جو مارکیٹ میں افراطِ زر کا طوفان کھڑا کر دے گی۔ امریکہ قرضہ جات کا شیڈول ٹائٹ کر دے گا۔ چند روز پہلے آئی ایم ایف نے اگلی قسط کے لیے نئی شرط عائد کر دی ہے کہ پاکستان 100 ارب روپے ترقیاتی بجٹ سے کم کرے۔ یوں پاکستان کو ڈیفالٹ کر کے کسی جنگی کارروائی سے پہلے ہی اپنا ایٹمی ڈیٹرنٹ رول بیک کرنے کو کہا جائے گا۔ اس وقت ہم دیوار سے لگ چکے ہوں گے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ایک لحاظ سے یہ معاشی دہشت گردی ہمارے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہو گا کہ چاہے گھاس کھانی پڑے (اور یہ گھاس خواص بھی کھائیں) اپنے پاؤں چادر کے اندر کرنے ہوں گے۔ اگر ہم یہ معاشی حملہ درویشانہ انداز میں سہہ گئے اور مالی مدد کے لیے کسی کے پاؤں نہ پڑے تو ہماری حالت میں انقلابی تبدیلی آ سکتی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا بگاڑ جس قدر زیادہ ہو چکا ہے' قومی سطح پر ہمیں ایک جھٹکے کی ضرورت ہے۔ بغیر کسی جھٹکے یعنی کڑی آزمائش سے گزرے ہم نہیں سنوریں گے۔ اگر موجودہ صورت حال سے بھی ہم بغیر کسی قربانی کے گزر گئے تو اگلا حادثہ جانکاہ ثابت ہو سکتا ہے۔ دنیا ہمارا گھیراؤ کر چکی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ہم تن تنہا اس دنیا کو صرف اس لیے شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں کہ ہمارے پاس ایٹم بم ہے۔ (اگر ہم دنیا کے مطالبات کے آگے نہیں جھکتے تو یہ بھی دنیا کی شکست ہو گی) عالم کفر متحد ہو چکا ہے۔ اس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے' تن تنہا اس کو شکست دی جا سکتی ہے لیکن اس کے لیے اللہ کی مدد درکار ہو گی۔ اللہ کی مدد کی کچھ شرائط ہیں' اللہ کے کچھ مطالبات ہیں۔ اے کاش! ہم طے کر لیں کہ ہم مطالبات تسلیم کریں گے لیکن بندوں کے نہیں' طاقتور قوتوں کے نہیں بلکہ ان سب کے خالق اور مالک کے جس کی قوت کے سامنے کسی قوت کی کوئی حیثیت نہیں۔ پھر یہ کہ اس کے مطالبات تسلیم کرنے میں کوئی شرمندگی، کوئی پچھتاوا نہیں۔ اے مسلمانانِ پاکستان! اس نکتہ کو سمجھ لو اسے تسلیم کر لو اس پر عمل کر گزرو ورنہ مٹ جاؤ گے ماضی کی ان بستیوں کی طرح جو نافرمانی پر ہلاک کر دی گئیں اور سامانِ عبرت بنا دی گئیں۔

اے مسلمانانِ پاکستان! عافیت اسی میں ہے کہ مطالبات تسلیم کر لو لیکن صرف اس ذاتِ کبریا کے جو عطا کرنا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر وہ روک دے تو کوئی دے نہیں سکتا اور کسی بڑے کی بڑائی اُسے نفع نہیں پہنچاتی۔

اک طرزِ تغافل ہے سو وہ تم کو مبارک
اک عرضِ تمنا ہے وہ ہم کرتے رہیں گے

- ہمارا دین "دینِ توحید" ہے اور "توحید" کی ضد "شرک" ہے۔
- شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور ناقابلِ درگزر ہے۔
- قرآن کی رو سے شرک "ظلمِ عظیم" ہے۔
- شرک ہر دور میں نئی نئی صورتیں اختیار کرتا ہے۔
- مسلمان جہالت اور ناسمجھی کے سبب شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

شرک کی حقیقت اور اس کی اقسام سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے مطالعہ کیجیے:

حقیقت و اقسامِ شرک

بانیٔ تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کے چھ فکر انگیز خطابات

معیاری کمپیوٹر کمپوزنگ ❁ عمدہ طباعت ❁ 128 صفحات

قیمت: اشاعت عام: 50 روپے' اشاعت خاص: 90 روپے

شائع کردہ: **مکتبہ خدام القرآن لاہور**

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون: 3-5869501

email : maktaba@tanzeem.org

website www.tanzeem.org

اسلام کے دینِ امن و سلامتی ہونے کا نمایاں مظہر

حسنِ اخلاق اور ادائیگی حقوق کی تعلیم

مسجد دارالسلام، باغ جناح، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب کے 28 نومبر 2008ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[آیاتِ قرآنی کی تلاوت اور خطبہ مسنونہ کے بعد]

حضرات! آج کل پورے عالمِ کفر میں اسلام کو دہشت گردی کے مترادف سمجھا جا رہا ہے۔ حال ہی میں آکسفورڈ ڈکشنری میں ”دہشت گرد“ کا مطلب مسلمان قرار دیا گیا۔ گویا دشمنوں کی نظر میں دہشت گرد اور مسلمان ہم معانی الفاظ ہوگئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ اسلام کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش ہے، اور حقائق کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ عالمی سطح پر جو تنظیمیں فی الواقع دہشت گرد ہیں اُن کی اکثریت غیر مسلم تنظیموں پر مشتمل ہیں، لیکن اُن سے صرفِ نظر کیا جا رہا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ دہشت گردی کو اسلام کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ یہ اسلام کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔

یہ لاریب سچائی اظہر من الشمس ہے کہ ہمارا دین امن و سلامتی کا دین ہے، اور پوری دنیا میں امن و سلامتی کا علمبردار ہے۔ اگرچہ ہماری تاریخ میں جنگیں بھی ہوئیں، اسلام کے ابتدائی دور، (دورِ نبویؐ) میں غزوات اور سرایا ہوئے، اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے رحمۃ للعالمین ہونے کے باوجود تلوار اٹھائی، مگر یہ جہاد و قتال بھی درحقیقت آپؐ کی رحمۃ للعالمینی کا تقاضا تھا۔ اِس کے ذریعے آپؐ نے نظامِ حق کو غالب فرمایا، امن و سلامتی کے دین کو سربلندی عطا فرمائی، اور شر و فساد کی قوتوں کا قلع قمع کیا، تاکہ نوعِ انسانی ظلم و استحصال کے نظام اور جابرانہ قوتوں کے شکنجے سے نجات پا کر خدائے واحد کے عطا کردہ دینِ حق کی روشنی میں امن و سکون کی زندگی بسر کر سکے۔ آپؐ نے جو قدم اٹھایا اُس میں نوعِ انسانی کی فلاح اور خیر خواہی مضمر تھی۔ اسلام کو دہشت گردی سے کیونکر جوڑا جا سکتا ہے، جبکہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مومن کی تعریف ہی یہ بیان فرمائی کہ اُس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اس سے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے۔

اِس وقت صورتحال یہ ہے کہ دنیا میں جنگل کا اصول چل رہا ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے قانون کی حکمرانی ہے۔ محاورہ ہے کہ زبردست کا ٹھینگا سر کے اوپر ہوتا ہے۔ لہٰذا بالادست اسلام دشمن طاقتیں اپنی عسکری طاقت اور میڈیا کے بل بوتے پر کمال مہارت سے یہ بے بنیاد پروپیگنڈا کر رہی ہیں کہ دنیا میں مسلمان ہی دہشت گرد ہیں اور ہم مسلمان چونکہ کمزور ہیں، لہٰذا جرمِ ضعیفی کے سبب اُن ہی کی بولی بولتے ہیں، وہ جو الفاظ ہمارے منہ میں ڈالتے ہیں، ہم وہی کہتے ہیں۔ ہم میں مجال انکار نہیں کہ انہیں یہ بتائیں کہ تم حقائق کو جھٹلا رہے ہو، تم دہشت گردی کا الزام عائد کر کے اسلام کی راہ روکنا چاہتے ہو، اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنا چاہتے ہو۔ یہ بات اب راز نہیں رہی کہ نائن الیون کا واقعہ خود امریکہ اور یہودیوں نے کیا، مگر اس کا الزام اسامہ بن لادن اور طالبان پر تھوپ دیا گیا اور پھر میڈیا کی طاقت سے پوری دنیا کی رائے عامہ بدل دی گئی۔ اُسامہ کے خلاف آج تک یہ جرم ثابت نہیں ہو سکا۔ اس واقعے کے بارے میں جو تحقیقات ہوئی اور جو کتابیں چھپی ہیں، وہ بھی اس الزام کی نفی کرتی ہیں۔ امریکہ نے نائن الیون پر جو عدالتی کمیشن تشکیل دیا تھا اُس کے بھی ایک جج نے صاف طور پر مانا ہے کہ اس معاملے میں حقائق کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور تحقیقات کے دوران بہت سے معاملات سے جہاں سے تصویر کا دوسرا رخ نظر آ رہا تھا، سٹاپ لگا دیا گیا، تاکہ اصل صورتحال دنیا کے سامنے نہ آ سکے۔ جڑواں ٹاورز کے گرنے کے حوالے سے حقائق بھی اس پروپیگنڈے سے قطعی مختلف ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں کیا گیا ہے۔ محض طیاروں کے ٹکرانے سے پوری بلڈنگ کے کلیپس ہو جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اِس لیے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جڑواں عمارتیں فری فال کی سپیڈ سے گری ہیں، اور فری فال کی سپیڈ سے بلڈنگ تب ہی گرتی ہے جب پوری بلڈنگ میں explosive فٹ کیے گئے ہوں اور اس کے اندر یورینیم بھی ڈالا گیا ہو جس سے لوہا پگھل جائے، اور پوری عمارت دھڑام سے گر پڑے۔ امریکہ میں یہی ہوا، تب ہی یہ جڑواں عمارتیں گریں۔

بہرکیف، ہمارا دین بنیادی طور پر امن و امان اور سلامتی کا دین ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے باطل نظام کو جڑ سے اکھاڑ کر اس دینِ حق کو قائم کیا۔ آپؐ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے۔ آپؐ کا لایا ہوا دین دہشت گردی کا دین ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کی طرف سے دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ تو اس دہشت گردی کا ری ایکشن ہے جو یہود و نصاریٰ نے پوری دنیا میں مچا رکھی ہے۔ یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ اگر ایک شخص بلی پر بھی ظلم کرے اور اس کو کارنر کر دے تو وہ بھی ردعمل میں آدمی پر جھپٹا مارتی ہے۔ اب یہ کس قدر عجیب بات ہوگی کہ بلی کو کارنر کرنے والے کے فعل سے تو صرفِ نظر کیا جائے مگر بلی کے ردعمل کو دہشت گردی قرار دیا جائے۔

اسلام کے دینِ امن و سلامتی ہونے کا ایک نمایاں مظہر یہ ہے کہ اِس میں حسنِ اخلاق پر بہت زور دیا گیا، بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دی گئی، اور ایذا رسانی سے منع کیا گیا ہے۔ دنیا میں انسانی معاملات کے بگاڑ کا مسئلہ ہی تب پیدا ہوتا ہے جب دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جائے۔ دراصل آزادی اور پابندی کا ایک امتزاج ہے۔ اگر انسان یہ کہے کہ میں آزاد ہوں، میں جو چاہوں کروں، میں اپنے پڑوسی کے ساتھ بھی جو سلوک کرنا چاہوں کر سکتا ہوں، مجھے اس کا اختیار ہے، تو اس کا یہ تصورِ آزادی نہیں ہے، یہ دراصل ناانصافی، طغیانی اور سرکشی ہے۔ آزادی بے لگام نہیں ہوا کرتی، بلکہ اِس کی حدود ہوتی ہیں۔ اسلام نے آزادی کا صحیح صحیح تعین اور حقوق و فرائض کی ٹھیک ٹھیک وضاحت کر دی ہے۔ بتا دیا گیا کہ کہاں تک تم آزاد ہو اور کہاں سے دوسروں کے حقوق کی حد شروع ہو جاتی ہے جہاں سے تم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ یہ اس لیے ہے تاکہ ہر شخص اپنی حدود کے اندر رہے۔ کوئی دوسرے کے حق پر

ڈاکہ نہ ڈالے۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کرے۔ ظاہر ہے کہ فساد و بگاڑ اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے نوعِ انسانی کو نظامِ عدل عطا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ نظام بالفعل نافذ کر کے بھی دکھا دیا، اور مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ یہ نظامِ عدل قائم کریں۔ اِس کا دنیا میں فائدہ یہ ہوگا کہ سماج میں امن امان قائم ہو جائے گا، معاشرہ سدھر جائے گا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دین کی سربلندی کی جدوجہد سے ہمارا رب ہم سے راضی ہوگا اور ظاہر ہے کہ اللہ کی رضا ہی ہماری اصل کامیابی ہے۔

اسلام میں حسنِ اخلاق کا بہت اونچا مقام ہے۔ اللہ کی نگاہ میں اس کا بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ اگرچہ کوئی آپ کا حق مارے تو آپ اُس سے بدلہ لے سکتے ہیں۔ قصاص کا قانون آپ کو یہ حق دیتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا:

"اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اس کے لیے کفارہ ہوگا اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں"۔ (المائدۃ:45)

قانونِ قصاص' جیسا کہ متذکرہ آیات سے واضح ہے 'آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان، زخم کے بدلے میں زخم لگانا ہے۔ یہ اس دور میں بھی تھا اور آج بھی ہے۔ آپ اِس قانون کے تحت اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کے بدلے کا مطالبہ کر سکتے ہیں، اور قانون آپ کو سپورٹ کرے گا۔ فرض کریں، کسی کی آنکھ پھوڑی گئی ہے تو جواباً اس پھوڑنے والے کی آنکھ بھی پھوڑی جائے گی اور حق تلفی کرنے والے کو اس کی سزا ملے گی۔ لیکن قصاص کا حق دینے کے ساتھ ساتھ ہمیں عفو و درگزر کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ہم مجرم کو معاف کر دیا کریں تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اگر کوئی آپ کا حق مارے اور آپ اللہ کی خاطر اس سے دستبردار ہو جائیں، تاکہ جھگڑا ختم ہو جائے تو یہ طرزِ عمل اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ اِس سے جہاں دنیا میں امن و سلامتی کا تحفظ ہوگا، وہاں آخرت میں بھی آپ کو اس کا بڑا اجر ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا: "میں اُس شخص کے لیے جنت کے ایک نچلے طبقے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا ختم کرنے کی غرض سے اپنے حق سے دستبردار ہو جائے"۔ ....فرض کریں، ایک شخص کا دوسرے سے دو مرلے زمین کے معاملے میں تنازعہ تھا۔ اِس کے باوجود کہ وہ حق پر تھا، اس نے اِس لیے دستبرداری کر لی تاکہ تنازعہ نہ بڑھے اور نزاع ختم ہو جائے تو ایسے شخص کے لیے رسول اللہ ﷺ نے جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے۔ اِس سے یہ معلوم ہوا کہ ہمارا دین معاشرے کے امن و سلامتی کو کس قدر اہمیت دیتا اور عزیز جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے زیادہ سلامتی کا حامل کوئی مذہب اور نظام ہو ہی نہیں سکتا، یہ ناممکن ہے۔ اصل ضرورت اِس بات کی ہے، ہم اسلام کی حقوق العباد سے متعلق تعلیمات پر پوری توجہ دیں۔ بدقسمتی سے ہم جب سے دین سے پیچھے ہٹے ہیں تو ان بنیادی اخلاقیات سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ اب نہ ہمارے اندر برداشت ہے، نہ تحمل و بردباری ہے۔ ہم ہر وقت ایک دوسرے کا حق غصب کرنے کی طاق میں رہتے ہیں۔ الزام تراشیاں اور حق تلفیاں ہمارا شیوہ بن چکا ہے۔ اس لیے کہ ہماری نظر دنیا پر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کسی بھی قیمت پر ہمیں دنیا ملنی چاہیے۔ چنانچہ دھوکہ دہی، فراڈ اور بددیانتی ہمارے مزاج کا حصہ بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دوسرے پر بداعتمادی عام ہے۔ بڑے قریبی دوست بھی بڑے نیک جذبے سے مشترکہ کاروبار شروع کریں تو چند مہینے کے بعد یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے۔ ہمارے ہاں ایثار و قربانی ہے ہی نہیں۔ حسنِ اخلاق اور حقوق العباد کی ادائیگی جو ہمارے دین کا بہت ہی خوشنما پہلو ہے، اگر ہم اس کی جانب پوری طرح متوجہ ہو جائیں تو دنیا جنت کا نمونہ پیش کرنے لگے، لوگوں کو سکون اور اطمینان قلبی کی دولت حاصل ہو جائے جو آج کل کی دنیا میں یکسر مفقود ہے۔

خوش اخلاقی ایک بہت اہم صفت ہے، آیئے اس حوالے سے چند احادیث ملاحظہ کریں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"اللہ کے رسول ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے حامل تھے۔"

پریس ریلیز

22 دسمبر 2008ء

ملک پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، قومی قیادت ملکی دفاع کے لیے ہر ممکن اقدام کرے

اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی جانب سے جماعت الدعوۃ کے خلاف کارروائی کے معاملے میں ہماری قیادت کی جانب سے چین کو ویٹو سے روکنے کی خبریں شرمناک ہیں۔ ایسا کر کے بھارت کا کیس مضبوط کیا گیا

حافظ عاکف سعید

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایسے موقع پر جب ملک پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، قومی قیادت کا یہ فرض ہے کہ ملکی دفاع کے لیے ہر ممکن اقدام کرے۔ لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اس سنگین صورت حال میں ہماری قیادت نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ جہاں ایک جانب یہ خبریں آ رہی ہیں کہ لشکرِ طیبہ پر اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی جانب سے عائد کی جانے والی کارروائی کے خلاف ہماری قیادت کی جانب سے چین کو مزاحمتی کردار ادا کرنے سے روکا گیا اور بھارت کا کیس مضبوط کیا گیا، وہاں میاں نواز شریف کی جانب سے ممبئی دھماکے کے مبینہ ملزم اجمل قصاب کے بارے میں بیان کے نتیجے میں بھارتی میڈیا کا رخ ایک بار پھر پاکستان کی طرف مڑ گیا۔ حکومت کی جانب سے لشکرِ طیبہ پر پہلے ہی پابندی عائد تھی۔ لہٰذا سیکیورٹی کونسل کی قرارداد کو نظرانداز کیا جا سکتا تھا لیکن حیران کن امر یہ ہے جماعت الدعوۃ جو فلاحی کاموں کے حوالے سے عالمی شہرت حاصل کر چکی ہے، کے خلاف پابندی عائد کر کے امریکہ کو یہ موقع فراہم کیا گیا اسے دہشت گرد تنظیم قرار دے دے۔ جبھی کنڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ جماعت الدعوۃ کیا کرتی رہی ہے۔ ایسے میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ جس طرح اس نے آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل کو ہندوستان جانے سے روکنے کی صورت پیدا کر دی تھی، اسی طرح اپنے فضل و کرم سے اپنی عطا کردہ مملکت کی حفاظت کا اپنی غیبی مدد کے ذریعہ اہتمام فرمائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت' تنظیم اسلامی پاکستان)

آپؐ کو اعلیٰ اخلاق کا سرٹیفکیٹ خود اللہ نے عطا فرمایا۔ سورۃ القلم میں فرمایا کہ "بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"ایک بندۂ مومن محض اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے اُس مقام تک پہنچ جاتا ہے جو مسلسل روزہ رکھنے والے اور (رات کو) کھڑا رہنے والے (عبادت گزار) کا ہوتا ہے۔"

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور حسن اخلاق۔ پھر پوچھا گیا، وہ کون سی چیزیں ہیں جو انسانوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب بنیں گی۔ آپؐ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔ یعنی بھوک اور شہوت کی تسکین کے لیے حلال وحرام کی تمیز نہ کرنا وہ جرم ہے جس کے باعث لوگ سب سے زیادہ جہنم میں جائیں گے۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے۔ اس کے بھی راوی بھی حضرت ابوہریرہؓ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"سب سے زیادہ کامل ایمان والے لوگ وہ ہیں جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔"

دیکھئے، اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کے حقوق بھی معین کردیئے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ گھر کے ادارے کی سربراہی اللہ نے مرد کو عطا کی ہے اور اُسے عورت پر ایک درجہ دیا ہے، لیکن یہ سربراہی تھانیداری نہیں کہ مرد ہر وقت گھر میں سختی کرے بلکہ ادارے کا سربراہ ہونے کے ناطے مرد گھر کا کفیل اور بچوں کی تربیت کا ذمہ دار ہے۔ روزِ محشر اُس سے اِس بارے میں باز پرس ہوگی کہ آیا اُس نے اپنی ذمہ داری ادا کی یا نہیں۔ مردوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ عورتوں سے حسن سلوک کریں، ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھیں۔ اللہ نے انہیں جو اتھارٹی عطا کی ہے اُس کی بدولت وہ عورتوں پر جابر حکمران نہ بن جائیں، بلکہ اپنی بیویوں کے ساتھ دل لگی کی باتیں بھی کریں، انہیں خوش رکھیں۔ البتہ یہ احتیاط ضروری ہے کہ جب کوئی دین کا تقاضا داعی ہو، تو پھر عورتوں کی محبت پاؤں کی بیڑی نہیں بننی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب اذان کی آواز آتی تو آپؐ اپنے گھر والوں سے ایسے اُٹھ کر چل دیئے جاتے گویا انہیں پہچانتے ہی نہ ہوں۔

ہمارا دین وہ ہے، جس نے ہر سطح پر ایک دوسروں کے حقوق کی پاسداری کی تعلیم دی ہے۔ اور اِس مقصد کے لیے ہمیں قانونی نظام بھی دیا اور اخلاقی سطح پر بھی دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کی تشویق وترغیب دلائی۔ مثال کے طور پر ایک حدیث میں آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "جو شخص کسی بندۂ مومن کی دنیا کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی تکلیفوں کو اس سے دور کردے گا۔ اور جو شخص کسی مشکل میں گرفتار مسلمان کو مشکل سے نکالے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔"

ہمارے ہاں جو صورتحال ہے وہ ان تعلیمات کے یکسر برعکس ہے۔ نام نہاد دہشت گردی کی جنگ کے عنوان سے سوات اور قبائلی علاقوں میں اپنے ہی بے گناہ شہریوں کو ہلاک کیا جارہا ہے۔ اُن پر اس سے انداز سے بمبارٹمنٹ ہو رہی ہے، گویا کسی ڈیکلیئرڈ ملک کی چھاؤنیوں پر حملے کیے جارہے ہوں۔ کہا یہ جارہا ہے کہ وہاں "دہشت گرد" بیٹھے ہیں۔ افسوس کہ وہ لوگ جنہیں امریکہ دہشت گرد قرار دیتا ہے ہم بھی انہیں دہشت گرد قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ حقائق اس کے برعکس ہیں۔ ہم جن لوگوں کے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں وہ ہمارے شہری ہیں، وہ دہشت گرد نہیں، یہ ہمارے ہی بے گناہ لوگ ہیں، جن کے خلاف ہم نے جبر اور دہشت گردی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ روزانہ کئی بے گناہ مسلمان مارے جارہے ہیں۔ حالانکہ ازروئے قرآن ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ حکومت تو شہریوں کے تحفظ کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اُس کا کام یہ نہیں کہ جس شہری کو چاہے ہلاک کردے۔ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں جس میں بے گناہوں کی جان چلی جائے۔ اگر ہمارے حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ فی الواقع اُن علاقوں میں دہشت گرد موجود ہیں، جو بیرونی عناصر کے آلۂ کار کے طور پر لوگوں کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں تو اُن کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیے، اس لیے کہ کسی کو بھی معصوم جانوں کے قتل کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ لیکن اس کے لیے صحیح راستہ وہ نہیں جو آپ نے اختیار کیا کہ آپ لوگوں پر بمباری شروع کردیں، بلکہ آپ ایسے عناصر کو تلاش کریں۔ اور انہیں گرفتار کرکے کڑی سزا دیں۔

اس وقت ملک میں بہت ہی عجیب صورتحال ہے۔ سوات اور قبائلی علاقوں میں باقاعدہ جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ کتنے ہی لوگ مہاجر ہوگئے ہیں۔ کتنے ہی لوگوں کے عزیز جاں بحق ہوگئے ہیں، اور جو زندہ بچ گئے وہ انتقام کی آگ میں جل رہے ہیں۔ وہ سوچ رہے ہیں کہ آخر اُن کے عزیزوں کو کس جرم میں مارا گیا۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ کی پارلیمنٹ میں قرارداد منظور ہوئی ہے کہ ان علاقوں میں فوجی کارروائی بند کردی جائے لیکن اس پر رتی برابر بھی عمل نہیں ہوا۔ اِن حالات میں اُن ارکان اسمبلی کو اسمبلی سے باہر آجانا چاہیے جنہوں نے یہ قرارداد منظور کی تھی۔ اگر عوامی نمائندوں کی بات نہیں سنی جارہی ہے تو پھر وہ اسمبلی میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے عوام ہوں یا اُن کے نمائندے، سب اپنے مفادات کے چکر میں ہیں۔ اسی لیے تو دشمن طاقتیں اپنے ایجنڈے کو بڑی سرعت کے ساتھ آگے بڑھا رہی ہیں۔ حال ہی میں ایک کٹے پھٹے پاکستان کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں بلوچستان کو علیحدہ ملک دکھایا گیا، پنجاب کا کافی حصہ اُدھر (انڈیا میں) ظاہر کیا گیا، صوبہ سرحد (پختونستان) افغانستان کے ساتھ دکھایا گیا اور ایک کٹے پھٹے مختصر سے خطہ کو پاکستان دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ دشمنوں کی یہ پلاننگ تو بہت پرانی تھی۔ وہ روزِ اوّل سے پاکستان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب اُن کی جرأتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ شاید وہ کھل کر ایسے نقشے اس لیے چھاپ رہے ہیں کہ انہیں اپنے ناپاک ایجنڈے کو کامیابی سے آگے بڑھانے کا یقین ہو چلا ہے۔ انہوں نے ایک طرف ہمارے حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کے ذریعے فوج اور عوام کے درمیان بھی نفرت کی خلیج حائل کردی ہے، اور دوسری جانب عوام کو عوام سے ٹکرا دیا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصے پہلے باجوڑ میں لشکر تیار کیے گئے ہیں اور مقامی لوگوں سے کہا گیا کہ طالبان کے خلاف لڑو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اب قبائلی آپس میں لڑیں گے تو پھر ان کی جنگیں نسل در نسل چلیں گی۔ واقعی ہمارے دشمن امریکہ کی سٹریٹجی کامیاب جا رہی ہے۔ اور ہم جو اسلام کے نام لیوا ہیں، پوری دنیا میں سلامتی کے پرچارک ہیں، اپنے ہی شہریوں کے اوپر قہر برسا رہے ہیں۔ یہ صورتحال دراصل اللہ کے عذاب کی شکل ہے جس کی طرف سورۃ الانعام میں اشارہ کیا گیا ہے فرمایا:

"کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کردے اور ایک کو دوسرے (سے لڑاکر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو، ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔" (آیت:65)

اگر اب بھی ہم نے اپنا رویہ نہ بدلا، اللہ سے، اللہ کے رسول ﷺ سے اور اللہ کے دین سے وفاداری نہ کی تو پھر اس عذاب کی شدت میں اور بھی اضافہ ہوگا۔ ان حالات میں ہم میں ہر ایک کو سب سے پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیے، اور پھر حکومت کی غلط پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راہِ عمل کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین [تلخیص: محبوب الحق عاجز]

سپر، سپر، سپر۔ پاور، صدر، صحافی، جوتا

محمد سمیع

نام نہاد سپر پاور امریکہ کے صدر بش پر پڑنے والا جوتا یقیناً سپر جوتا ہی ہوسکتا ہے اور وہ صحافی بھی سپر صحافی ہی ہوگا جس نے بھری بزم میں دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع ضائع نہیں ہونے دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ ہماری طرف سے الوداعی بوسہ ہے۔ وہ بھلا یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے۔ جوتے تو پڑتے ہی رہتے ہیں۔ کبھی یہ پڑتے ہوئے نظر آتے ہیں، کبھی نظر نہیں آتے۔ عراقی صحافی کو تو دوبدو جوتا چلانے کا سنہری موقع مل گیا، ورنہ اس سے پہلے بھی صدر بش کو جوتے پڑتے رہے ہیں۔ گو یہ جوتے امریکہ کے خلاف مظاہروں میں بش کے علامتی پتلے پر پڑتے رہے ہوں یا وہ جوتے جو چلتے تو ہیں پر نظر نہیں آتے۔ مثلاً عراق میں چلنے والے جوتے جو مجاہدین صف شکن چلاتے رہتے ہیں یا افغانستان میں طالبان کی طرف سے پڑتے رہتے ہیں اور نیٹو فورسز الاماں والحفیظ کا ورد کرتے ہوئے ببانگ دہل یہ اعلان کر رہی ہیں کہ طالبان سے محض طاقت کے بل پر جیتا نہیں جاسکتا۔ ویسے حضرت بش بڑے پھرتیلے نکلے کہ انہوں نے خود کو تو جوتوں سے بچالیا لیکن امریکی پرچم کو نہ بچاسکے۔ گو کہ ہدف تو صدر بش ہی تھے لیکن اصلاً جوتے کا مستحق تو نام نہاد سپر پاور امریکہ ہی ہے کیونکہ صدر کا کیا ہے وہ تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ کیسے صدر تھے جو اپنے ملک کی علمبرداری کا حق ادا نہ کرسکے۔ حالانکہ مجاہد تو وہ ہوتے ہیں جو اپنی جان پر کھیل جاتے ہیں لیکن پرچم کو گرنے نہیں دیتے۔ ویسے یہ خوب ہے کہ امریکی صدارت سے فراغت سے قبل بش پر جوتا چل گیا۔

اب تو امریکہ سے یہ پوچھنے کو دل چاہتا ہے کہ اتنے جوتے پڑے ہیں لیکن کوئی جوتا پسند نہیں آیا جیسا کہ کسی گاہک سے سیلز مین نے پوچھا تھا۔ وہ لطیفہ تو آپ نے سنا ہی ہوگا۔ چلئے نہیں سنا تو ہم سنائے دیتے ہیں۔ ایک صاحب جوتوں کی دوکان میں گئے۔ وہ فرمائش پر فرمائش کرتے چلے گئے کہ فلاں جوتا دکھاؤ اور فلاں جوتا دکھاؤ۔ بیچارہ سیلز مین دکھاتا چلا گیا۔ آخر میں جب اس نے دیکھا کہ گاہک بغیر کوئی جوتا خریدے چلا جارہا ہے تو اس نے پھبتی کسی کہ صاحب اتنے جوتے پڑے ہیں کوئی پسند نہیں آیا۔ گاہک صاحب بڑے جز بز ہوئے ہوں گے لیکن تھے بڑے کائیاں۔ تھوڑی دیر بعد سیلز مین نے دیکھا کہ وہ صاحب واپس اس کی دوکان کی طرف آرہے ہیں۔ آتے ہی انہوں نے کہا، فلاں جوتا دکھانا۔ اسے پہنا اور قیمت دریافت کی۔ فرض کیجئے سیلز مین نے کہا ہزار روپے۔ جی ہاں، اس ریکارڈ توڑ مہنگائی کے دور میں جوتا شائد ہزار روپے میں بھی نہ ملے۔ بہرحال انہوں نے سیلز مین سے کہا کہ پانچ سو روپے لیتے ہو یا اتاروں جوتا؟ امریکہ تو کمزور اقوام کو سو جوتوں کے ساتھ سو پیاز کھانے پر بھی مجبور کر رہا ہے۔ ہاں وہ ڈالر بھی دیتا ہے لیکن کسی ملک کی مدد کے لئے نہیں بلکہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے، مثلاً اپنی خواتین کو گھروں سے باہر لاؤ، اپنے نصاب تعلیم سے جہاد کے بارے میں قرآنی آیات کو حذف کرو وغیرہ وغیرہ۔

بش نے جوتے کا نمبر بھی اپنی شایان شان بتایا۔ ظاہر امریکہ جیسے سپر پاور کے صدر کے شایان شان دس نمبر کا جوتا ہی ہوسکتا ہے۔ ویسے بھی ان تمام اقوام نے جو بش کے مظالم سے تنگ آچکی ہیں، انہیں دس نمبری قرار دے رکھا ہے۔ صدر بش اس سوال سے بچ گئے کہ جوتوں کی پوری قطار پڑی ہے، افغانستان اور ایران سے ہوتی ہوئی عراق تک، کدھر سے شروع کیا جائے۔ ویسے عراقی صحافی نے بش کو بڑے غیر پارلیمانی انداز میں ''کتے'' کہہ کر پکارا۔ لیکن جب اس نے یہ غیر پارلیمانی حرکت کرہی دی تھی تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ کتے کو جوتے سے نہیں ڈنڈے سے مارا کرتے ہیں۔ شائد اسے یہ معلوم بھی ہو لیکن وہ ایسا اس لئے نہیں کرسکتا تھا کیونکہ ڈنڈے سمیت پریس کانفرنس میں اسے جانے ہی نہیں دیا جاتا۔ تو پتہ چلا کہ جوتا واقعی بڑا محفوظ ہتھیار ہے۔ پہناوے کا پہناوا اور ہتھیار کا ہتھیار۔

قارئین! قربان جایئے بش کے اس تجاہل عارفانہ پر کہ انہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ صحافی نے ایسا کیوں کیا۔ آپ نے اس کے وطن کی اینٹ سے اینٹ بجادی تو کیا اسے اتنا بھی حق نہیں کہ وہ آپ پر جوتا ہی چلا سکے۔ اس نے جوتا ہی چلایا، کوئی اسکڈ میزائل تو نہیں چلایا۔ صدر بش نے اس موقع پر ظرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے صحافیوں سے کہا کہ آپ اس حوالے سے پوچھیں گے تو میں اتنا ہی کہوں گا کہ جوتا دس نمبر کا تھا۔ ظاہر ہے کہ دس نمبر کا جوتا کسی دس نمبری ہی پر چلایا جاسکتا تھا۔ انہیں شائد اس موقع پر ذوالفقار علی بھٹو یاد نہ آئے، ورنہ وہ یہ ضرور کہتے کہ مجھے معلوم ہے کہ جوتا بہت مہنگا ہوگیا ہے، ہم پیپلز پارٹی کی طرح روٹی کپڑا مکان تو فراہم نہیں کرسکتے کہ یہ کام ہم پہلے ہی کرچکے ہیں، البتہ جوتوں کی قیمتوں میں کمی کے لئے اقدامات کریں گے، بس ذرا موجودہ مالیاتی بحران سے نمٹ لیں۔

خبر یہ بھی ہے کہ عراق میں پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے جہاں پہلے ہی تلاشی اور دیگر سخت حفاظتی تدابیر کی پڑتال کا سامنا رہتا ہے، اب آئندہ ان پر پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے ننگے پاؤں آنے کی شرط عائد کئے جانے کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ یہ جائزہ تو ہر اس ملک کے متعلقہ محکمے کو لینا چاہئے جس کے حکمرانوں نے امریکہ کو نعوذ باللہ خدا کے برابر لاکھڑا کیا ہے جبھی تو وہ اپنے اقتدار کے دوام کے لئے اللہ کی خوشنودی پر امریکہ کی خوشنودی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے خودساختہ ''رب'' کی بارگاہ میں کوئی جوتا پہن کر داخل ہو۔

مختصر ترین بات یہ ہے کہ رب حقیقی نے درس عبرت کا ایک موقع مزید فراہم کردیا ہے تاکہ امریکہ بھی یہ جان لے کہ ۔

خودی کا جوش بڑھا آپ میں رہا نہ گیا
خدا بنے تھے یگانہ مگر بنا نہ گیا

اور اس کے پیروکاروں کو بھی عبرت حاصل ہوجائے کہ ۔

یہ وقت کس کی رعونت پہ خاک ڈال گیا
یہ کون بول رہا تھا خدا کے لہجے میں

میں تنظیم اسلامی میں کیسے شامل ہوا

مراد علی

ملتزم رفیق حلقہ سرحد جنوبی

میرا تعلق مردان سے ہے۔ میں 1978ء میں میٹرک کا طالب علم تھا۔ اُن دِنوں سکول کے چند لڑکوں کو ایک ادارے کی طرف سے ''خط و کتابت کورس'' کے اسباق آتے تھے۔ میں نے ایک ساتھی سے معلومات حاصل کیں اور خود بھی وہ کورس شروع کر دیا۔ پہلا کورس ''اسلام کیا ہے؟'' دوسرا ''اسلام کیا چاہتا ہے؟'' اور تیسرا ''اسلامی آداب'' کے بارے میں تھا۔ یہ کورسز قرآنی ترجمہ پر مشتمل تھے اور مفت بھیجے جاتے تھے۔ میں اُس ادارے کے بارے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون لوگ تھے۔ پتہ ابھی تک زبانی یاد ہے ''تعلیم القرآن خط و کتابت سکول، پوسٹ بکس نمبر 1712 لاہور''۔ بہرحال یہ تینوں کورسز میں نے مکمل کیے۔ تیسرے کورس کے اختتام پر انہوں نے لکھا کہ چوتھا کورس ابھی تیار نہیں ہے، تیار ہونے پر ارسال کر دیں گے۔

1979ء میں میٹرک کا امتحان دے کر مزدوری کے لیے اِدھر اُدھر کا رُخ کیا۔ مزدوری کے سلسلے میں ضلع ہنگو کے ایک گاؤں سروزئی چلا گیا اور یہاں سے پھر اُس ادارے کو خط لکھا کہ کورس تیار ہونے پر ہنگو کے پتے پر بھیج دیں۔ تقریباً سال بعد ادارے نے یہ ''انبیاءِ قرآن'' کورس بھیج دیا۔ کورس کے علاوہ چند اور کتابیں بھی تھیں جو صدیقی ٹرسٹ کراچی کی تھیں۔ اب میں نے صدیقی ٹرسٹ کراچی (نمبر 18) کو خط لکھا اور اُن سے کچھ مزید کتابیں منگوائیں۔ وہ اپنی کتابوں کے علاوہ اور اداروں کی کتب بھی بلا قیمت بھیجتے تھے۔ ایک دفعہ میری طرف انہوں نے ''مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق'' نامی کتابچہ بھیجا۔ مختصر سا غالباً چار ورقہ تھا اور اس کی پشت پر لکھا تھا کہ تقسیم نہ ہونے پر K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور کے پتہ پر واپس کر دیں۔ معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور ادارہ ہے جو اس طرح کے کتابچے مفت تقسیم کر رہا ہے۔ لہٰذا میں نے K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور کے پتے پر خط بھیجا۔ وہاں سے مجھے اور کتابیں تو ارسال نہیں کی گئیں، البتہ اس کتابچے کا مکمل ایڈیشن بھیج دیا گیا۔ یہ کتاب جس لفافے میں بند تھی، اس کی پشت پر ماہنامہ میثاق کا اشتہار تھا۔ اُس وقت میثاق کا زرتعاون =/30 روپے سالانہ تھا۔ میں نے چند دن بعد ادارے کو میثاق کے اجراء کے لیے منی آرڈر کے ذریعے زرتعاون بھیج دیا۔ غالباً یہ اگست یا ستمبر 1985ء کی بات ہے۔ چنانچہ میرے نام میثاق جاری کر دیا گیا۔ میثاق جب ملتا تھا تو میں اسے حرف بہ حرف پڑھتا۔ جب بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی تقاریر کو پڑھتا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہہ جاتے۔ میثاق کے چند شمارے پڑھنے کے بعد دل میں کسی جماعت کے ساتھ وابستگی کا جذبہ پیدا ہوا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ میں نہ کسی جماعت کو جانتا تھا اور نہ تنظیم کو۔ صرف مذہبی سیاسی جماعتوں کے نام سنے تھے۔ میں اِس سوال کا جواب تلاش کر رہا تھا کہ مجھے کس جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔ چونکہ میں نے میثاق میں ڈاکٹر صاحب کے چند مضامین پڑھے۔ جن سے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ لوگ مخلص ہیں، لہٰذا مشورہ مانگنے کے لیے میں نے ادارہ کو خط لکھا کہ میں کسی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں، آپ میری رہنمائی کیجیے۔ وہاں سے جواب آیا کہ آپ کو اقامت دین کی جدوجہد میں شمولیت کا جذبہ مبارک ہو، آپ تنظیم اسلامی میں شامل ہو جایئے، اور ساتھ ہی عہد نامہ رفاقت بھیج دیا۔ میں نے یہ عہد نامہ رفاقت پُر کر کے واپس بھیج دیا۔ میں اب تک نہ تنظیم کو جانتا تھا، نہ ہی اُس کا نام سنا تھا۔ یہ اللہ کا خصوصی فضل و کرم تھا کہ میں ایک عظیم مشن یعنی غلبہ دین کے لیے تنظیم اسلامی میں شامل ہوا۔ اللہ نے میرے لیے یہ راستہ پسند کیا۔ یہ اُس کی مہربانی ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔

یہ اللہ کا خصوصی فضل و کرم تھا کہ میں ایک عظیم مشن یعنی غلبہ دین کے لیے تنظیم اسلامی میں شامل ہوا۔ اللہ نے میرے لیے یہ راستہ پسند کیا۔ یہ اُس کی مہربانی ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں

مرکز سے اُس وقت خطوط ہاتھ سے لکھے جاتے تھے اور بہت سے خطوط میری راہنمائی کے لیے آتے تھے۔ خطوط کے ذریعے سے پہلے چودھری غلام محمد صاحب نے اور اُن کے بعد محمد غوری صاحب نے میری بہت راہنمائی کی۔ میں آج بھی سوچتا ہوں کہ اگر میں تنظیم میں شامل نہ ہوتا تو نہ جانے کس بھٹکے ہوئے راستے کا راہی ہوتا۔

پشاور میں جب تنظیم کا دفتر کھولا گیا تو میجر (ر) فتح محمد صاحب نے، جو آج کل حلقہ سرحد جنوبی کے امیر ہیں میری راہنمائی کی۔ بعدازاں اظہر بختیار خلجی صاحب بھی راہنمائی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اِن تمام حضرات کو جزائے خیر دے، آمین۔

یہ تو ایک مختصر سا بیان تھا کہ میں تنظیم اسلامی میں کس طرح شامل ہوا۔ اب چند اور باتیں لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔

میں نے تنظیم کے لیے تو کچھ نہیں کیا۔ ابھی تک ایک منفرد رفیق ہوں جو میری سستی، ایمان کی کمزوری اور کاہلی کا نتیجہ ہے لیکن تنظیم اسلامی کے مجھ پر بہت احسانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تنظیم کی راہ دکھائی اور تنظیم کے ذریعے میں دینی تقاضوں سے آگاہ ہوا، میرا عقیدہ صحیح ہوا اور میری عبادت اور طرزِ معاشرت کی اصلاح ہوئی۔ ہمارا گھرانا ایک ناخواندہ اور دین سے نابلد گھرانا ہے۔ صرف والدہ صاحبہ ہیں، جنہوں نے صرف ناظرہ قرآن مجید پڑھا تھا اور محلے کی بچیوں کو قرآن پڑھاتی تھیں۔ اس کے علاوہ ہمارے گھرانے میں نہ کوئی لکھا پڑھا تھا اور نہ دیندار۔ تنظیم اسلامی کا مجھ پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اُس نے مجھے دین کا ہمہ گیر تصور دیا، اس سے پہلے میں دین کے محدود تصور ہی سے واقف تھا۔

میں تنظیم اسلامی کے نظم کے بارے میں اگرچہ بہت سست و کاہل ہوں، لیکن اس بات کا یقین ہے کہ یہی فکر اسلام کی انقلابی فکر ہے۔ اگر یہ فکر میرے خاندان میں جڑیں مضبوط کرے تو ان شاء اللہ اس کا ثمر مجھے بھی ملے گا، کیونکہ خاندان میں اس دعوت کی بنیاد میں ہی ہوں۔ تنظیم اسلامی کے اکابرین اور رفقاء سے میری درخواست ہے کہ میرے لیے خصوصی دعا کریں کہ اللہ مجھے دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ والسلام۔

دعاؤں کا محتاج

مراد علی

ملک وقوم کو درپیش

خطرات کے بڑھتے ہوئے سایے

پس چہ باید کرد؟

طارق اسماعیل ملک

پاکستان نت نئے نئے بحرانوں کا شکار ہو رہا ہے۔ وہ ایک تو خانہ جنگی اور بیرونی سازشوں کا شکار ہے جس سے لاکھوں جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ دوسرا یہ کہ امریکہ بہادر نے ہماری سالمیت کو نشانہ بنایا ہوا ہے اور نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں وہ ہمارے بے گناہ لوگوں کو قتل کر رہا ہے۔ اب حال ہی میں ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں ممبئی دھماکوں کی صورت میں جو واقعہ ہوا، اس کا الزام بغیر سوچے سمجھے اور بغیر کسی انتظار اور تحقیق کے پاکستان پر عائد کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان کے مقتدر طبقے اور انتہا پسند ہندو تنظیموں دونوں نے ہی بڑے تند و تیز لہجے میں ہمیں مورد الزام ٹھہرایا۔ یہ الزام ہندوؤں کی متعصبانہ اور بیمار ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہندوؤں کو پاکستان کا وجود کسی صورت گوارا نہیں۔ خاکم بدہن، وہ ہر صورت اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس تمام تر صورتحال میں ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہمیں کرنا کیا ہے، جبکہ بھارت نے ہمارے خلاف طبل جنگ بجا ہی دیا ہے۔

ہمارے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں زیادہ تر یہی رائے قائم کی جا رہی ہے کہ ہمیں فی الحال پُر امن رہنا چاہئے، مذاکرات کا عمل، جو کچھ عرصہ سے چل رہا ہے اُسے پروان چڑھانا چاہئے اور اپنے دوست ممالک کے ذریعے انڈیا کو کسی انتہائی اقدام سے باز رکھنا چاہیے۔ یہ رائے اپنی جگہ، لیکن دشمن کے خطرناک عزائم کے مطابق ہمیں اپنی بھرپور تیاری بھی کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ یہی چیز انڈیا کو جارحیت سے باز رکھے گی۔ ہندو سیاست کے باوا آدم چانکیہ نے ارتھ شاستر میں جو سبق ہندوؤں کو دیا وہ یہ ہے کہ دشمن کو دھمکاؤ، اگر وہ دبک جائے تو اُس پر ٹوٹ پڑو اور اگر اکڑ جائے تو پیچھے ہٹ جاؤ۔

دفاعی حکمت عملی تو بہر صورت ہمیں وضع کرنی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ چند باتیں وہ ہیں جن پر ہم سب کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

o سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بحیثیت قوم ہمیں اپنی روش بدلنی ہوگی۔ بالفاظ دیگر اپنا قبلہ درست کرنا ہوگا۔ ہم مسلمان اور نبی اکرم ﷺ کے امتی ہیں۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور اس کا نظریہ اسلام ہے۔ یہ ملک محض اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور اسلامی ریاست ہی کی صورت میں اپنا وجود برقرار رکھ سکتا ہے۔ اس کی بنیاد نہ تو لسانی ہے، نہ علاقائی ہے اور نہ ہی کچھ اور۔ ہمیں اپنے شب و روز بدلنے ہوں گے۔ ہم مجموعی طور پر ایک غلط راہ پر چل رہے ہیں۔ سیاسی سطح پر غیر اللہ کی حکمرانی ہے۔ قرآن و حدیث سے بالا ہو کر اس ملک میں قانون بن رہے ہیں اور فیصلے ہو رہے ہیں، کیونکہ ہمارے حکمران دینی و اخلاقی تعلیمات سے نابلد اور سیکولر مزاج کے حامل ہیں۔ ہماری معیشت سود، جوئے اور لاٹری پر مبنی ہے۔ سود اور جوئے کو قانونی حیثیت حاصل ہے۔ حالانکہ سود کی اس درجے شناعت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ماں کے ساتھ نکاح کرنے جیسے گھناؤنے فعل سے تشبیہ دی ہے، اور قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

معاشرتی اور اخلاقی سطح پر دیکھا جائے تو یہی نظر آتا ہے کہ ہم ہر قسم کی برائی میں ملوث ہیں۔ ہم اخلاقی پستی کا شکار ہیں۔ ہر شخص جہاں تک ہو سکتا ہے اپنی جگہ پر کرپٹ، خود غرض اور مفاد پرست ہے۔ ہر بڑا اپنے سے چھوٹے کا استحصال کر رہا ہے۔ مغرب اور بھارت کی طرف سے فحاشی اور عریانی کا جو سیلاب ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت آ رہا ہے، ہم اس کے آگے بند باندھنے کی بجائے اس میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارے بچوں کی آنکھ صبح کو تلاوت قرآن کی ایمان افروز صدا کی بجائے انڈیا کے گانوں پر کھلتی ہے اور انڈیا کے گانوں پر ہی وہ نیند کی آغوش میں جاتے ہیں۔ تو بنیادی بات یہ ہے کہ ہمیں انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلام کی تعلیمات کو اپنانا ہوگا، جو نجات کی ضامن ہیں۔

o ہمارے مقتدر طبقہ کو چاہیے کہ اہل پاکستان کی اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ اُسے مہنگائی کے طوق سے نجات دلائے۔ اس کے لیے فوری اور جرأت مندانہ اقدامات کی ضرورت ہے۔ حکمران مترفین اور محرومین (Haves and have nots) کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کو کم کریں۔ پاکستان کا سرمایہ چند ہاتھوں میں ہے۔ وسائل اور سرمایے کا چند ہاتھوں میں ارتکاز اسلامی تعلیمات کے یکسر منافی ہے۔ ہمارے حکمران جو عوام دوست، غریب نواز ہونے اور روٹی کپڑا مکان کا نعرہ لگاتے ہیں، ان کے پاس ہزاروں ایکڑ زمینیں ہیں، بے بہا دولت ہے، وہ غریب عوام کے لیے اپنی زمینوں اور ہڑپ شدہ سرمائے کی قربانی دیں۔ ظالمانہ جاگیرداری نظام کا خاتمہ اور تقسیم دولت کا منصفانہ نظام وضع کریں۔ جب تک نظام میں تبدیلی کے جذبے سے اس طرح کے انقلابی اقدامات نہیں ہوں گے، اسلامی اقتصادی نظام کو اختیار نہیں کیا جائے گا، اہل پاکستان کو ریلیف نہیں ملے گا اور نہ خوشحالی آئے گی، تب تک عوام مشکلات میں گرفتار رہیں گے۔

o پوری قوم کو متفق ہو جانا چاہیے۔ مذہبی منافرت کو ختم کیا جائے۔ ہر قسم کے اختلافات کو پس پشت رکھتے ہوئے ان مشکل حالات میں اکٹھے ہو جانا چاہئے۔ علماء اور خطیب حضرات کے پاس منبر اور مسجد کا پلیٹ فارم ہے۔ وہ اس کے ذریعے دینی بیداری اور قومی یکجہتی کو فروغ دیں۔

o تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کو متحد ہو کر حکومت اور فوج کا ساتھ دینا چاہیے، تاکہ ہمارا دشمن دیکھ لے کہ اہل پاکستان متحد ہیں۔

o اپنی خارجہ پالیسی میں چین، طالبان اور دیگر امریکہ و بھارت مخالف قوتوں کی حمایت حاصل کی جائے۔ چین کے ساتھ دفاعی معاہدہ خوش آئند بات ہے۔ امریکہ ہمارا دوست نہیں۔ اس نے ہمیں ہر مشکل وقت میں دھوکہ دیا ہے۔ اس پر اعتبار نہ کیا جائے۔ وہ اپنے طویل المیعاد مقاصد کے تحت روزِ اول سے انڈیا کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔

o اگر انڈیا کوئی غلط قدم اٹھاتا ہے، اور وہ اپنی طاقت کے نشے میں اور پاکستان کو کمزور تصور کرتے ہوئے (اگرچہ پاکستان ہرگز کمزور نہیں ہے) ہم پر جارحیت کرتا ہے تو پاکستان کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیے۔ سب سے پہلے سوات اور قبائلی علاقوں میں اپنے ہی بھائیوں کے خلاف کارروائیوں کا سلسلہ بند کیا جائے، اور قبائلی بھائیوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ قبائلی علاقوں کے محبِ وطن عوام نہ صرف ہماری مغربی سرحد کے محافظ ہیں، بلکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے 1948ء میں آزادیِ کشمیر کی جنگ لڑ کر موجودہ آزاد کشمیر کو آزادی دلوائی۔ انڈیا کے خلاف ہر پاکستانی کو اپنے جسم کا آخری قطرہ تک بہانے کا عزم کر لینا چاہیے۔ اس تصادم میں سرخروئی حاصل کرنے کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی اشد ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کو قائم و نافذ کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں، اس سے لو لگاتے ہیں۔

نپولین کے مزار پر

[بالِ جبریل]

راز ہے راز ہے تقدیرِ جہانِ تگ و تاز
جوشِ کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز

جوشِ کردار سے شمشیرِ سکندر کا طلوع
کوہِ الوند ہوا جس کی حرارت سے گداز

جوشِ کردار سے تیمور کا سیلِ ہمہ گیر
سیل کے سامنے کیا شے ہے نشیب اور فراز

صفِ جنگاہ میں مردانِ خدا کی تکبیر
جوشِ کردار سے بنتی ہے خدا کی آواز!

ہے مگر فرصتِ کردار نفس یا دو نفس
عوض یک دو نفس قبر کی شب ہائے دراز!

"عاقبت منزلِ ما وادیٔ خاموشاں است
حالیا غلغلہ در گنبدِ افلاک انداز!"

نپولین کا شمار فرانس ہی نہیں' بلکہ دنیا کے عظیم ترین جرنیلوں میں ہوتا ہے۔ یہ اُس کی بے پناہ صلاحیت اور جدوجہد ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ معمولی لیفٹیننٹ کے عہدے سے ترقی پا کر فرانسیسی افواج کا سپہ سالار اور پھر مطلق العنان شہنشاہ بنا۔ اس نے زندگی میں سینکڑوں جنگوں میں فتح حاصل کی' لیکن واٹرلو کے مقام پر انگریزوں سے شکست کھائی' جس کے بعد اسے جزیرہ سینٹ ہلینا میں قید کر دیا گیا اور وہیں 1891ء میں وفات پائی۔

علامہ اقبال جب پیرس میں نپولین کے مقبرے پر گئے تو اُس سے متاثر ہو کر یہ نظم کہی جو اقبال کی بلند پایہ نظموں میں سے ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے:

1- ہر چند کہ یہ دنیا جوشِ عمل اور انتہائی حرکت و جدوجہد کی حامل ہے' اس کائنات میں انسان کی تقدیر ایک راز کی حیثیت رکھتی ہے جس کی عقدہ کشائی ممکن نہیں۔ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے' اس کے بارے میں انسانی علم کچھ بتانے سے معذور ہے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ انسان میں جوشِ عمل اور جدوجہد کا جذبہ موجود ہو تو تقدیر کے راز کھلنے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

2- اور یہی جوشِ کردار اور عمل تھا' جس کی مدد سے سکندرِ اعظم نے ایران جیسی مستحکم اور پرشکوہ سلطنت کو تہ و بالا کر دیا تھا اور اس کا نقش صفحۂ ہستی سے مٹا دیا تھا (کوہ الوند ایران کا ایک بڑا پہاڑ ہے)۔

3- یہ جوشِ کردار اور عمل ہی تھا جس نے امیر تیمور کی عسکری قوت کو ایک ہمہ گیر طوفان میں ڈھال دیا۔ اس طوفان کے مقابلے پر جو بھی آیا' اُس کے ریلے میں بہہ گیا۔ ظاہر ہے کہ اس نوع کے ہمہ گیر طوفان کے مقابلے پر بلندی اور پستی کی کیا حیثیت رکھتی ہے۔ وہ تو جب پوری تیزی کے ساتھ آگے بڑھتا ہے تو بلندی کو دیکھتا ہے نہ پستی کو۔ ہر چیز کو روند کر بڑھتا چلا جاتا ہے۔

4- میدانِ کارزار میں جب اللہ کے سپاہی معرکہ آرا ہو کر نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں تو جوشِ کردار اور عمل ہی کی بنیاد پر بلند کرتے ہیں۔ پھر یہی نعرہ عملاً نعرۂ حق یعنی خدا کی آواز بن جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ نعرۂ تکبیر میں رضائے الٰہی بھی شامل ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ دشمن کے لیے تو یہ نعرہ صورِ اسرافیل سے کم نہیں ہوتا۔

5- تاہم یہ جوشِ کردار و عمل انسان کی عمر کے ساتھ بہت ہی مختصر ہوتا ہے۔ اس کے بعد تو قبر کا لمبا عرصہ ہوتا ہے جو روزِ قیامت تک مقدر کر دیا گیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ زندگی عارضی اور مختصر ہوتی ہے۔ اپنے کردار و عمل سے اس مختصر اور عارضی وقت سے پوری طرح استفادہ کرنا چاہیے' تاکہ انسان کا نام اُس کی موت کے بھی زندہ رہے۔ اور یہ سب کچھ جوشِ کردار اور عمل کے بغیر ممکن نہیں۔

6- نظم کا آخری شعر اقبال کا نہیں' حافظ شیرازی کا ہے' جس میں کہا گیا ہے کہ انسان کی منزل بالآخر قبر ہی تو ہے' جہاں سکوت اور خاموشی کے سوا اور کچھ نہیں۔ قبر سے نہ تو کوئی صدا بلند ہوتی ہے' نہ ہی کوئی اور شے قریب پھٹکتی ہے۔ جب صورتِ حال یہ ہو تو کیوں نہ زندگی کو ہنگامہ ہاؤ ہو میں صرف کیا جائے اور یہ آواز اتنی بلند کی جائے کہ وہ گنبدِ افلاک میں بھی غلغلہ پیدا کر دے۔

الزام تراشی کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکئے

جاوید قریشی

ممبئی میں ہونے والی دہشت گردی اور ہلاکتوں پر حکومت پاکستان نے دکھ اور افسوس کا بھرپور اظہار کیا اور پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی کیا۔ حکومت پاکستان نے بھارت کو ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی تھی۔ دہشت گردی کے واقعات ابھی جاری تھے، کوئی تفتیش مکمل تو کجا شروع بھی نہ ہونے پائی تھی، روایات کے مطابق بھارت نے ایک بار پھر ان واقعات کا الزام پاکستان پر دھرا۔ وزیراعظم من موہن سنگھ نے جو نرم خو اور نرم گفتار ہونے کی شہرت رکھتے ہیں، دھمکی آمیز لہجے میں بیان کیا کہ دہشت گردی کا سرا پڑوسی ملک میں جا نکلتا ہے جس کی پوری قیمت ادا کرنی ہوگی۔ وزیر خارجہ پرناب مکھرجی دیگر قائدین اور بالخصوص بھارت کے میڈیا نے سخت بغض اور عناد بھرا رویہ اختیار کیا، عوام کے جذبات کو بھڑکایا۔ بعض کوتاہ عقل، عاقبت نااندیش رہنماؤں اور میڈیا کے نمائندوں نے اپنی حکومت سے پاکستان پر حملہ کر دینے کا مطالبہ کیا۔ ان دو پڑوسی ملکوں کے درمیان جنگ کیا رخ اختیار کر سکتی تھی، اندازہ لگا لینا دشوار نہ ہونا چاہیے۔ جوہری قوت سے لیس پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کا مشورہ کوئی دیوانہ ہی اپنی حکومت کو دے سکتا ہے۔ مقابلہ میں پاکستان میں حکومت اور میڈیا نے بلوغت اور سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔ دونوں حکومتوں کو تعاون اور سکون کا مشورہ دیا اور عوام الناس کو بھڑکانے کی بجائے سمجھایا کہ جنگ کس قدر ہولناک اور خطرناک ہو سکتی ہے۔

بھارتی حکومت کے جنگی جنون کی ایک وجہ اس وقت انٹیلی جنس کی مکمل ناکامی پر عوام کا شدید ردعمل ہو سکتا ہے۔ عوام بھنائے ہوئے تھے کہ اتنا بڑا واقعہ ہو جائے جس میں 200 کے قریب لوگ ہلاک ہو جائیں اور انٹیلی جنس ایجنسیز سوتی رہ جائیں۔ مرکزی حکومت کے خلاف ممبئی میں شدید مظاہرے ہوئے۔ عوامی ردعمل کے سامنے سر جھکانے کے علاوہ حکومت کے پاس کوئی اور چارہ نہ تھا۔ وفاقی وزیر داخلہ، انٹیلی جنس چیف، مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ ان متعدد لوگوں میں شریک تھے، جن کو استعفا دینا پڑا (ہر چند کہ اس قسم کی کوئی روایت ابھی تک ہمارے ملک میں قائم نہیں ہو سکی) پھر بھی عوام کا غیظ و غضب مکمل طور پر قابو میں نہ آیا۔ اس کے علاوہ ریاستی اور کچھ عرصہ بعد وفاقی انتخابات کا سامنا بھی حکمران کانگریس کو تھا۔ حکومت کمزور ہونے کا تاثر نہ دینا چاہتی تھی اور ثابت کرنے پر مصر تھی کہ پاکستان جیسے ملک کو بھارتی حکومت اچھی طرح سبق سکھا سکتی ہے۔ یہ اور بات کہ ممبئی سے پہلے بھی بھارت دہشت گردی کا شکار رہا ہے۔ 40 ہزار سے زائد بھارتی باشندے دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں۔ ہلاک شدگان کی یہ تعداد محض عراق سے کم ہے ورنہ کسی اور ملک میں اتنے افراد دہشت گردوں کے ہاتھوں لقمۂ اجل نہیں بنے۔ بھارت کے 17 صوبوں اور 803 اضلاع میں سے 231 میں علیحدگی یا دہشت گردی کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ انتہا پسند بھارت میں بھی موجود ہیں، جن کے ہاتھوں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کی زندگی کو ہر لمحہ خطرات لاحق رہتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ دیگر اقلیتیں بہت سکون کی زندگی گزار رہی ہیں۔ آئے روز مسیحی لوگوں، ان کی عبادت گاہوں پر حملے اور قتل و غارت کوئی ان دیکھے واقعات نہیں۔ دلت اور شودر طبقہ علیحدہ ان ''اونچی ذات'' کے لوگوں سے طرح طرح کے مظالم کا شکار رہتے ہیں۔

> اقوام مغرب ''مسلم پاکستان کے مقابلہ میں غیر مسلم بھارت'' کو ہمیشہ ترجیحی سلوک کا حقدار سمجھتی رہی ہیں۔ بھارت کچھ بھی کرے وہ راستی پر ہوتا ہے اور پاکستان کچھ نہ بھی کرے تو قصوروار ٹھہرتا ہے

لیکن یہ ایسے واقعات ہیں جن پر مغربی اقوام امریکہ یا یورپی یونین پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا، نہ انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ پاکستان میں مساجد پر حملے دہشت گردی کے واقعات سے ہزاروں بے گناہ لقمۂ اجل بنے۔ امریکہ کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسلام آباد کا میریٹ ہوٹل کہیں زیادہ بری طرح تباہ ہوا، لیکن امریکہ اور دیگر مغربی قائدین کی زبان سے ہمدردی کے دو بول بھی مشکل ہی سے ادا ہو سکے۔

اقوام مغرب ''مسلم پاکستان کے مقابلہ میں غیر مسلم بھارت'' کو ہمیشہ ترجیحی سلوک کا حقدار سمجھتی رہی ہیں۔ بھارت کچھ بھی کرے وہ راستی پر ہوتا ہے اور پاکستان کچھ نہ بھی کرے تو قصوروار۔ اسرائیل اور بھارت ایٹمی قوتیں بن جائیں تو انسانی حقوق کے علمبرداروں کو کوئی پریشانی نہیں۔ اگر پاکستان مدافعانہ طور پر جوہری دھماکہ کرے تو گردن زدنی اور سنگین اقتصادی پابندیوں کا حقدار۔ بھارت بلوچستان میں افراتفری پھیلا کر حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کرے تو مغرب نظرانداز کر دے۔ یہ ''سیکولر جمہوری'' ملک، پاکستان کے شمال مغربی حصہ میں دہشت گردی کے فروغ میں روپیہ پانی کی طرح بہائے تو اس سے کوئی مواخذہ نہ ہو۔ مقابلہ میں پاکستان کی رفاہی تنظیم جو کلیتاً فلاحِ عامہ کے کاموں میں مصروف ہو (جیسے تعلیم، صحت وغیرہ) تو اسے دہشت گرد قرار دے کر ہر قسم کی پابندی کا نشانہ بنا دیا جائے۔ خود ہی الزام تراشی کریں خود ہی فیصلہ سنا دیں۔

ہوئے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی\
کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں

ممبئی کے واقعات کے بعد دنیا کے ڈھیروں رہنما بھارت یاترا کے لیے دہلی تشریف لائے، بھارت کی دلجوئی کی، پاکستان کو شدید الفاظ میں ہدفِ تنقید بنایا اور قرار دیا کہ پاکستان کی سرزمین بھارت کے خلاف حملہ میں استعمال ہوئی ہے۔ اور یہ کہ پاکستان کو بھارت کے ساتھ شفاف طریقہ پر تعاون کرنا چاہیے، اور جو لوگ اس حملہ میں شرکت یا اعانت کے مرتکب ہوئے ہیں انہیں قانون کے کٹہرے میں لانا چاہیے تاکہ اس قسم کے اقدامات کا سدباب ہو سکے، اور یہ خطہ دہشت گردوں سے محفوظ رہے۔ امریکہ کی وزیر خارجہ کونڈالیزا رائس اور رچرڈ باؤچر سب سے پہلے برصغیر کے دورے پر پہنچے۔ امریکی وزیر خارجہ نے بیان دیا کہ ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ پاکستان کی سرزمین دہشت گردی کے ارتکاب کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ بھارت کے بعد وہ اسلام آباد بھی آئیں اور پاکستان کو درست اقدامات بہ سرعت کرنے کی تلقین فرمائی۔ مراد یہ تھی کہ پاکستان بھارت کے حسب منشا اور حسب خواہش اقدام کرے اور جن جن لوگوں کو بھارت کہے، انہیں گرفتار کر کے بھارت کے حوالے کرے۔ جس طرح جنرل مشرف کے دور میں پاکستانیوں کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالہ کیا جاتا رہا

ڈاکہ نہ ڈالے۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کرے۔ ظاہر ہے کہ فساد و بگاڑ اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے نوعِ انسانی کو نظامِ عدل عطا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ نظام بالفعل نافذ کر کے بھی دکھا دیا، اور مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ یہ نظامِ عدل قائم کریں۔ اس کا دنیا میں فائدہ یہ ہوگا کہ سماج میں امن امان قائم ہوجائے گا، معاشرہ سدھر جائے گا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دین کی سربلندی کی جدوجہد سے ہمارا رب ہم سے راضی ہوگا اور ظاہر ہے کہ اللہ کی رضا ہی ہماری اصل کامیابی ہے۔

اسلام میں حسنِ اخلاق کا بہت اونچا مقام ہے۔ اللہ کی نگاہ میں اس کا بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ اگرچہ کوئی آپ کا حق مارے تو آپ اُس سے بدلہ لے سکتے ہیں۔ قصاص کا قانون آپ کو یہ حق دیتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا:

"اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اس کے لیے کفارہ ہوگا اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں"۔ (المائدۃ:45)

قانونِ قصاص 'جیسا کہ متذکرہ آیات سے واضح ہے' آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان، زخم کے بدلے میں زخم لگانا ہے۔ یہ اس دور میں بھی تھا اور آج بھی ہے۔ آپ اس قانون کے تحت اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کے بدلے کا مطالبہ کر سکتے ہیں، اور قانون آپ کو سپورٹ کرے گا۔ فرض کریں، کسی کی آنکھ پھوڑی گئی ہے تو جواباً اس پھوڑنے والے کی آنکھ بھی پھوڑی جائے گی اور حق تلفی کرنے والے کو اس کی سزا ملے گی۔ لیکن قصاص کا حق دینے کے ساتھ ساتھ ہمیں عفو و درگزر کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ہم مجرم کو معاف کر دیا کریں تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اگر کوئی آپ کا حق مارے اور آپ اللہ کی خاطر اس سے دستبردار ہوجائیں، تاکہ جھگڑا ختم ہوجائے تو یہ طرزِ عمل اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ اس سے جہاں دنیا میں امن و سلامتی کا تحفظ ہوگا، وہاں آخرت میں بھی آپ کو اس کا بڑا اجر ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا: "میں اس شخص کے لیے جنت کے ایک نچلے طبقے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا ختم کرنے کی غرض سے اپنے حق سے دستبردار ہوجائے"۔........ فرض کریں، ایک شخص کا دوسرے سے دو مرلے زمین کے معاملے میں تنازعہ تھا۔ اس کے باوجود کہ وہ حق پر تھا، اس نے اس لیے دستبرداری کر لی تاکہ تنازعہ نہ بڑھے اور نزاع ختم ہوجائے تو ایسے شخص کے لیے رسول اللہ ﷺ نے جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہمارا دین معاشرے کے امن اسلامتی کو کس قدر اہمیت دیتا اور عزیز جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے زیادہ سلامتی کا حامل کوئی مذہب اور نظام ہو ہی نہیں سکتا، یہ ناممکن ہے۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلام کی حقوق العباد سے متعلق تعلیمات پر پوری توجہ دیں۔ بدقسمتی سے ہم جب سے دین سے پیچھے ہٹے ہیں تو ان بنیادی اخلاقیات سے بھی محروم ہوگئے ہیں۔ اب نہ ہمارے اندر برداشت ہے، نہ تحمل و بردباری ہے۔ ہم ہر وقت ایک دوسرے کا حق غصب کرنے کی طاق میں رہتے ہیں۔ الزام تراشیاں اور حق تلفیاں ہمارا شیوہ بن چکا ہے۔ اس لیے کہ ہماری نظر دنیا پر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کسی بھی قیمت پر ہمیں دنیا ملنی چاہیے۔ چنانچہ دھوکہ دہی 'فراڈ' اور بددیانتی ہمارے مزاج کا حصہ بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دوسرے پر بداعتمادی عام ہے۔ بڑے قریبی دوست بھی بڑے نیک جذبے سے مشترکہ کاروبار شروع کریں تو چند مہینے کے بعد یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے۔ ہمارے ہاں ایثار و قربانی ہے ہی نہیں۔ حسنِ اخلاق اور حقوق العباد کی ادائیگی جو ہمارے دین کا بہت ہی خوشنما پہلو ہے، اگر ہم اس کی جانب پوری طرح متوجہ ہوجائیں تو دنیا جنت کا نمونہ پیش کرنے لگے، لوگوں کو سکون اور اطمینانِ قلبی کی دولت حاصل ہوجائے جو آج کل کی دنیا میں یکسر مفقود ہے۔

خوش اخلاقی ایک بہت اہم صفت ہے، آیئے اس حوالے سے چند احادیث ملاحظہ کریں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"اللہ کے رسول ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے حامل تھے"۔

پریس ریلیز

22 دسمبر 2008ء

ملک پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، قومی قیادت ملکی دفاع کے لیے ہر ممکن اقدام کرے

اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی جانب سے جماعت الدعوۃ کے خلاف کارروائی کے معاملے میں ہماری قیادت کی جانب سے چین کو ویٹو سے روکنے کی خبریں شرمناک ہیں۔

ایسا کر کے بھارت کا کیس مضبوط کیا گیا

حافظ عاکف سعید

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایسے موقع پر جب ملک پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، قومی قیادت کا یہ فرض ہے کہ ملکی دفاع کے لیے ہر ممکن اقدام کرے۔ لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اس سنگین صورت حال میں ہماری قیادت نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ جہاں ایک جانب یہ خبریں آرہی ہیں کہ لشکر طیبہ پر اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی جانب سے عائد کی جانے والی کارروائی کے خلاف ہماری قیادت کی جانب سے چین کو مزاحمتی کردار ادا کرنے سے روکا گیا اور بھارت کا کیس مضبوط کیا گیا، وہاں میاں نواز شریف کی جانب سے ممبئی دھماکے کے مبینہ ملزم اجمل قصاب کے بارے میں بیان کے نتیجے میں بھارتی میڈیا کا رخ ایک بار پھر پاکستان کی طرف مڑ گیا۔ حکومت کی جانب سے لشکر طیبہ پر پہلے ہی پابندی عائد تھی۔ لہٰذا سیکیورٹی کونسل کی قرارداد کو نظر انداز کیا جاسکتا تھا لیکن حیران کن امر یہ ہے جماعت الدعوۃ جو فلاحی کاموں کے حوالے سے عالمی شہرت حاصل کر چکی ہے، کے خلاف پابندی عائد کر کے امریکہ کو یہ موقع فراہم کیا گیا اسے دہشت گرد تنظیم قرار دے۔ جبھی کنڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ جماعت الدعوۃ کیا کرتی رہی ہے۔ ایسے میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ جس طرح اس نے آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل کو ہندوستان جانے سے روکنے کی صورت پیدا کر دی تھی، اسی طرح اپنے فضل و کرم سے اپنی عطا کردہ مملکت کی حفاظت کا اپنی غیبی مدد کے ذریعہ اہتمام فرمائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی پاکستان)

اشاریہ مضامین ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' 2008ء

مرتب: فرید اللہ خان مروت

سال 2008ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 49 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

نمبر	عنوان	مصنف
1۔	اللہ کی اطاعت	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
2۔	ظلم کا خاتمہ اور عدل کا قیام	سید عمر تلمسانی
3۔	ناقابلِ معافی جرم	مولانا احتشام الحسن کاندھلوی
4۔	قلبی تعلق	سید ابوالاعلیٰ مودودی
5۔	حکمت کے موتی	سید اسعد گیلانی
6۔	ایمان و عقیدہ کی طاقت	سید قطب شہید
7۔	سرمایہ داری نہیں، سرمایہ کاری	ڈاکٹر اسرار احمد
8۔	دوسری قوموں کی نقالی	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
9۔	امن و سلامتی کا مسئلہ	پروفیسر عبدالماجد
10۔	ہم آزمائشوں کا مقابلہ کیسے کریں؟	استاد فتحی یکن
11۔	رسول اللہ ﷺ بحیثیت داعی انقلاب	ڈاکٹر اسرار احمد
12۔	مغربی تہذیب اور اقدار کا بائیکاٹ کیجئے	امام کعبہ الشیخ راشد الخالد
13۔	شریعت کو کیسے مسلمان درکار ہیں؟	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
14۔	عزت کا راستہ	سید قطب شہید
15۔	مکمل اور دائمی شریعت	عبدالقادر عودہ شہید
16۔	انسانیت کے خلاف گھناؤنا جرم	سید قطب شہید
17۔	اسلام اور جاہلیت	مولانا صدرالدین اصلاحی
18۔	معروف و منکر	پروفیسر خورشید احمد
19۔	اسلام کا اسلوب حیات	سید قطب شہید
20۔	مسلمان حکومتوں کا انحراف	عبدالقادر عودہ شہید
21۔	اگر تم انسانوں کو بدلنا چاہتے ہو......	مولانا ابوالکلام آزاد
22۔	اندازِ فکر میں تبدیلی	حیدر زمان صدیقی
23۔	پہاڑ جیسی غلطی	پروفیسر ڈاکٹر محمد امین
24۔	وکلاء کی عظیم جدوجہد	امیر تنظیم اسلامی
25۔	خطرناک طرزِ معاشرت	مولانا عبیداللہ سندھی
26۔	سلامتی کی واحد راہ	محمد موسیٰ بھٹو
27۔	مجرمانہ سوچ	عابد اللہ جان
28۔	نورِ خدا کے دشمن؟	ڈاکٹر اسرار احمد
29۔	پناہ کا واحد راستہ	ڈاکٹر اسرار احمد
30۔	زندہ اور متحرک ایمان	عبداللہ فہد فلاحی
31۔	داعیٔ حق کی ذمہ داری	امین احسن اصلاحی
32۔	آئینِ پاکستان کی اساس: شریعت	قائداعظم محمد علی جناح
33۔	قیامِ پاکستان اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ	مطیع اللہ محمود
34۔	دنیا کو اسلام کی احتیاج ہے	مولانا ابوالکلام آزاد
35۔	روزہ: اللہ کے احسان کا شکریہ	سید سلیمان ندوی
36۔	ماہِ رمضان......ایک شعوری سفر	عبدالعزیز سلفی فلاحی
37۔	احتسابِ نفس	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
38۔	صدرِ پاکستان کا حلف	(آئینِ پاکستان سے ماخوذ)
39۔	پھر بھی توبہ نہیں کرتے!	عبدالعزیز سلفی فلاحی
40۔	انسانی اطاعت کی حدود	مولانا ابوالکلام آزاد
41۔	مغربی تہذیب کا اضطراب	مولانا ابوالحسن علی ندوی
42۔	دل کی لگن	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
43۔	قیامِ حق و صداقت	مولانا ابوالکلام آزاد
44۔	کردار کا بحران	مولانا عبدالماجد دریابادی
45۔	صدائے عمل	مولانا ابوالکلام آزاد
46۔	ایمان اور توکل	ڈاکٹر اسرار احمد
47۔	نفس پرستوں کو ذبح کر دو	مولانا ابوالکلام آزاد
48۔	مایوسی: راہِ حق کی سب سے بڑی رکاوٹ	سید اسعد گیلانی
49۔	عورت کا اصل دائرہ کار	ڈاکٹر اسرار احمد

الہدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الہدیٰ'' کے تحت محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درسِ قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الانعام کی آیت 75 سے آخر تک (آیت: 165) اور سورۃ الاعراف کی ابتدا سے لے کر آیت 41 تک تشریح شائع ہوئی۔

''فرمانِ نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالاتِ حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔ یہ اداریے تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کئے۔

1۔ بے نظیر قتل اور فیڈریشن کی سالمیت کا مسئلہ

2۔ نوجوانانِ پاکستان سے اپیل!

3۔ آیئے، دعا کریں! (وطنِ عزیز میں دھماکے)
4۔ قحط (ملک میں گندم کا بحران)
5۔ جامعۃ الازہر کا فتویٰ (اسلام میں مرتد کی سزا قتل)
6۔ 5 فروری۔ یومِ کشمیر
7۔ جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے...... (مشرف کی غلط سوچ)
8۔ انتخابات یا ریفرنڈم؟ (انتخابی نتائج پر تبصرہ)
9۔ پاکستان میں انتخابات
10۔ نئی حکومت کے لیے اصل چیلنج: قیامِ عدل
11۔ محسنِ انسانیت ﷺ
12۔ دھماکوں کی سرزمین
13۔ شطرنج کا کھیل (سیاستدانوں کے کرتوت)
14۔ مشتری ہوشیار باش! (حکومت کو درپیش مسائل)
15۔ اسلام کا نظامِ عدل اجتماعی: تقدیر مبرم
16۔ زندگی کی شاخ سے پھوٹے، کھلے، مرجھا گئے (عوام کی غربت کے ہاتھوں خودکشی)
17۔ آئینہ (سیاست دانوں کے بدلتے ہوئے رنگ)
18۔ امریکہ جیت گیا، پاکستان ہار گیا
19۔ آؤ جج جج کھیلیں (پاکستان میں "جج ڈرامہ")
20۔ اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے۔ (ڈاکٹر ارشد وحید شہید کی بیوی کا خط)
21۔ وکلاء تحریک اور نفاذِ اسلام؟
22۔ تحریک آزادی؟ (پاکستان کی سیاسی صورتحال)
23۔ ہم سب ذمہ دار ہیں! (ملکی حالات)
24۔ ابلیسی کردار (جامعہ حفصہ آپریشن میں حصہ لینے والے فوجیوں کو مشرف کی شاباش)
25۔ نسخہ کیمیا (ملکی مسائل)
26۔ تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب! (محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے خلاف اہلِ تشیع کی بیان بازی)
27۔ حکمران حقیقی دشمن کو پہچانیں
28۔ سودن، سوپیاز اور سوجوتے! (ترقی کے لیے سودن کی منصوبہ بندی کا حشر)
29۔ سیاسی، معاشی اور معاشرتی شکست و ریخت
30۔ سرحدوں کی مخدوش صورتحال
31۔ اونٹ رے اونٹ...... (حکومتی پارٹی وعدوں سے مکر گئی)
32۔ بش اینڈ ڈی لیمب (وزیرِ اعظم کا دورۂ امریکہ)
33۔ آزادی (14 اگست 1947ء)
34۔ خس کم جہاں پاک؟ (صدرِ پاکستان کی ایوانِ صدر سے رخصتی)
35۔ "زرواربندارزرواری دار" (زرداری کی وعدہ خلافی)
36۔ رمضان، قرآن اور پاکستان
37۔ ہلاکو خان کا قہقہہ (زرداری کی امریکی حملوں پر خاموشی)
38۔ احمد مختار بمقابلہ مہاتما گاندھی (احمد مختار کا امریکی حملوں پر ردِ عمل)
39۔ عید مبارک (عید اور ہمارے موجودہ اعمال)
40۔ دہشت گرد کون؟ (عوام یا امریکہ)
41۔ تاتہہ و بالا نہ گرو دایں نظام (عالمی مالیاتی بحران)
42۔ اوباما یا مکین؟ (امریکی انتخابات)
43۔ پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد (امریکی حملوں کے خلاف)
44۔ سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا (امریکہ کا کالا صدر)
45۔ بین المذاہب مکالمہ (اقوامِ متحدہ کے زیرِ اہتمام)
46۔ ہماری عدلیہ (جج بمقابلہ جابر حکمران)
47۔ سراغ رسانی کا کمال (ممبئی دھماکے اور بھارت کا الزام)
48۔ امن چاہتے ہو تو جنگ کے لیے تیار رہو! (بھارتی طیاروں کی سرحدی خلاف ورزی)
49۔ اے مسلمانانِ پاکستان امطالبات تسلیم کرلو

گوشۂ اقبال

گوشۂ اقبال کے تحت کلامِ اقبال کی تشریح پر مبنی (125 تا 172) 45 اقساط شائع ہوئیں۔

جو بالِ جبریل حصہ دوم "لینن خدا کے حضور میں" تا "نپولین کے مزار پر" پر مشتمل ہیں

منبر و محراب

منبر و محراب ندائے خلافت میں چھپنے والے خطباتِ جمعہ کا مستقل عنوان ہے۔ ان عنوان کے تحت امیر تنظیمِ اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطابِ جمعہ کی تلخیص دی جاتی ہے۔ اگر امیر تنظیم اپنی مصروفیت کے سبب خطاب نہ کر سکیں تو بانیٔ تنظیمِ اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد یا تنظیم کے کسی دوسرے مرکزی عہدیدار کے خطاب کی تلخیص شائع کی جاتی ہے۔ رواں سال جو خطبات شائع ہوئے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	قربانی: حضرت ابراہیمؑ کی عظیم سنت	ڈاکٹر اسرار احمد
2۔	شہادت سے اجتناب اور لغو کاموں سے پرہیز	ڈاکٹر اسرار احمد
3۔	خونِ مسلم کی حرمت اور جوازِ قتل کی تین صورتیں	ڈاکٹر اسرار احمد
4۔	سانحہ کربلا	ڈاکٹر اسرار احمد
5۔	اسلامی آدابِ معاشرت	ڈاکٹر اسرار احمد
6۔	داخلی بحران اور علماء کرام کا موقف	حافظ عاکف سعید
7۔	موجودہ دجالی تہذیب میں اللہ کے وفادار بندے (i)	حافظ عاکف سعید
8۔	موجودہ دجالی تہذیب میں اللہ کے وفادار بندے (ii)	حافظ عاکف سعید
9۔	احسان، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کی اہمیت	ڈاکٹر اسرار احمد
10۔	توہینِ رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت	حافظ عاکف سعید
11۔	آیئے، اللہ کی جناب میں توبہ کریں	حافظ عاکف سعید
12۔	توبہ اور اطاعت	حافظ عاکف سعید
13۔	xxxxx	xxx
14۔	تکمیلِ رسالت کے مظاہر	ڈاکٹر اسرار احمد
15۔	تقویٰ اور اس کے تقاضے	حافظ عاکف سعید
16۔	تقویٰ اور تعمیرِ سیرت	حافظ عاکف سعید
17۔	شہادتِ حق کی ذمہ داری	حافظ عاکف سعید
18۔	فریضۂ شہادت علی الناس کی ادائیگی	حافظ عاکف سعید
19۔	امتِ مسلمہ کی ذمہ داری......عدلِ اجتماعی کا قیام	محترم رحمت اللہ بٹر
20۔	اسلام: عدلِ اجتماعی کا علمبردار	حافظ عاکف سعید
21۔	اسلام کے سوا دنیا کے تمام نظام استحصالی ہیں!	حافظ عاکف سعید
22۔	عدلِ کامل تو فقط دامنِ اسلام میں ہے۔	حافظ عاکف سعید
23۔	ہماری دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟	حافظ عاکف سعید
24۔	نیکی کے دروازے	ڈاکٹر اسرار احمد
25۔	کیا ہماری مہلتِ عمل ختم ہو رہی ہے؟	حافظ عاکف سعید
26۔	اجتماعِ جمعہ کی حکمت	حافظ عاکف سعید
27۔	جمعہ کی فضیلت اور اس کے احکام	حافظ عاکف سعید
28۔	نبی اکرم ﷺ کا آلۂ انقلاب: قرآنِ حکیم	حافظ عاکف سعید
29۔	ایمان بالآخرۃ کا تقاضا: زہد و قناعت	ڈاکٹر اسرار احمد
30۔	امت کے حق میں نبی اکرم ﷺ کی دعائیں	ڈاکٹر اسرار احمد
31۔	اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی وسعتِ رحمت	ڈاکٹر اسرار احمد
32۔	صدقہ کا معنی و مفہوم اور اس کی وسعت	ڈاکٹر اسرار احمد

نمبر	عنوان	مصنف
33	پانچ خوفناک برائیاں	حافظ عاکف سعید
34	یوم آزادی کا پیغام: خود احتسابی	حافظ عاکف سعید
35	ولایت کا مفہوم اور قرب الٰہی کا حصول	ڈاکٹر اسرار احمد
36	ماہ رمضان المبارک: نیکیوں کی فصل بہار	حافظ عاکف سعید
37	ظلم کی حرمت اور حقیقت توحید	ڈاکٹر اسرار احمد
38	روزے اور قرآن کا باہمی تعلق	حافظ عاکف سعید
39	حسن معاشرت اور علم و عمل کی اہمیت	ڈاکٹر اسرار احمد
40	پاکستان کو لاحق خطرات اور ان کا سد باب	ڈاکٹر اسرار احمد
41	خطا، نسیان اور جبر و اکراہ کی معافی	ڈاکٹر اسرار احمد
42	بھوک اور خوف کا عذاب	حافظ عاکف سعید
43	اطاعت رسول ﷺ: ایمان کی علامت	حافظ عاکف سعید
44	زلزلے کیوں آتے ہیں؟ (i)	حافظ عاکف سعید
45	زلزلے کیوں آتے ہیں؟ (ii)	حافظ عاکف سعید
46	ہمارے دینی تقاضے	حافظ عاکف سعید
47	اسلام امن و سلامتی کا علمبردار ہے	حافظ عاکف سعید
48	ملک کو خطرات سے بچاؤ کا واحد راستہ رجوع الی اللہ ہے	ڈاکٹر اسرار احمد
49	اسلام میں حسن اخلاق اور ادائیگی حقوق کی تعلیم	حافظ عاکف سعید

24- xxxxx
25- ایرانی انقلاب کا ڈراپ سین: شاہ بھاگ رہا ہے
26- xxxxx
27- بوسنیا و ہرزیگووینا کی جغرافیائی اور تاریخی حیثیت
28- یورپ میں عثمانی سلاطین کا اسلامی کردار (i)
29- یورپ میں عثمانی سلاطین کا اسلامی کردار (ii)
30- بوسنیا میں اسلامی تہذیب کا ماضی و حال
31- بوسنیا و ہرزیگووینا کا دور غلامی
32- بوسنیا کی تنظیم ملت اسلامی
33- یوگوسلاویہ کا خونیں ڈراما
34- یوگوسلاوی مسلمانوں کی حالت عہد اشتراکیت میں
35- بوسنیا کے مسلمانوں کی تحریکِ آزادی
36- بوسنیا: تحریکِ آزادی اور جہاد
37- بوسنیائی مسلمانوں کی معاشرت (i)
38- بوسنیائی مسلمانوں کی معاشرت (ii)
39- چیچنیا میں اسلام اور مسلمان (i)
40- چیچنیا میں اسلام اور مسلمان (ii)

تاریخ تحریکات احیائے اسلام (قسط 171 تا 207)

تاریخ تحریکات احیائے اسلام عالم اسلامی میں ماضی قریب اور دور حاضر میں برپا اسلامی احیائی تحریکوں کا تذکرہ ہے۔ امسال اس عنوان کے تحت 37 اقساط شائع ہوئیں۔ یہ کالم معروف صحافی سید قاسم محمود تحریر کرتے رہے۔ شمارہ نمبر 40 کے بعد یہ سلسلہ بوجوہ بند کر دیا گیا

1- تنظیمات: ایک اہم قانونی و دستوری ادارہ
2- احیائے اسلام اور تنظیمات
3- احیائے اسلام اور ترک خواتین
4- ترکی میں آزادیٔ نسواں کی تحریک
5- جریدہ ''خاتون و خاندان'' کی خدمات
6- سنبل ارسلان خانم سے انٹرویو
7- ایک طرف حجاب، دوسری طرف بندوق
8- سلطان عبدالحمید کی خفیہ ڈائری
9- کیا میں ارباب علم کا دشمن ہوں؟
10- سلطان عبدالحمید خان کی ڈائری (آخری قسط)
11- چند مشاہیر ترکی
12- xxxxx
13- ایران میں اسلام اور مغربیت کی کشمکش
14- پہلوی خاندان کا اقتدار
15- جنرل رضا خان کے کارنامے
16- 5 جون 1963ء کی چنگاری
17- ایران میں اسلام مٹانے کی تحریک
18- انقلاب اسلامی کے محرکات
19- انقلاب ایران کے ثقافتی و معاشی محرکات
20- انقلاب ایران کے محرکات
21- اسلامی انقلاب کے لیے اسلامی تنظیم کی ضرورت
22- ایرانی انقلاب سے پہلے کی سیاسی جماعتیں
23- انقلاب ایران کے بعد: ایک ناکام سازش

کالم آف دی ویک

ممتاز قومی روزناموں سے اخذ کردہ منتخب معیاری کالموں کی فہرست

نمبر	عنوان	کالم نگار
1	جنگل (پاکستان میں قانون کی ابتر صورتحال)	جاوید چودھری
2	تیرے غضب سے تیری رحمت کی پناہ	اوریا مقبول جان
3	پاکستان کُش خطرناک سازش کا خاکہ: ہدایت کار کون؟	لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم
4	xxxxx	xxxxx
5	مَعِیْشَۃً ضَنْکًا (جی سکس اسلام آباد کے مکینوں کی آہ و زاری)	اوریا مقبول جان
6	موجودہ بحران...... اسباب اور علاج	ملک کے ممتاز علماء کا متفقہ موقف
7	اپنی سرزمین کا دفاع	ایاز میر
8	سرخ گلاب اور سرخ لہو (امت مسلمہ کے معصوم شہری)	مظہر صدیقی
9	نادانیوں کا اعادہ یا طلوع شعور	ایاز میر
10	مینار سے نیچے اتر آؤ (ملکی سیاسی صورتحال)	حامد میر
11	ایک اور قرارداد پاکستان	ہارون الرشید
12	آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا (ملکی حالات)	شفقت محمود
13	رب العزت کا احسان، قرارداد پاکستان	پروفیسر محمد مظفر مرزا
14	کون کہتا ہے کہ یہ ہماری جنگ ہے؟	ایاز میر
15	سونے کا کرتہ (حکمرانوں کی شاہ خرچیاں)	جاوید چودھری
16	بدنام زمانہ امریکی جنرل کی پاکستان میں تعیناتی	اشتیاق بیگ
17	حکومت کیا کرے؟	جاوید چودھری
18	سچائی کی راہ میں رکاوٹیں!	انور یوسف
19	خفیہ بلیک میلنگ (ججوں کی بحالی میں رکاوٹ)	حامد میر
20	عظمت کا لمحہ	جاوید چودھری
21	امریکہ کی بدمعاشی کون روکے گا	سعید ملک
22	توبہ	جاوید چودھری
23	فلسطین کے اصل وارث کون...... عرب یا یہودی؟	محمد انیس الرحمٰن
24	کنارہ ہے دور اور طوفان بپا ہے (مشرف کی رخصتی)	ارشاد احمد حقانی

25- روشن خیالی کی پذیرائی نے صدر کو برے دن دکھائے — زبیر احمد ظہیر
26- اللہ کرے! — عرفان صدیقی
27- امریکی تھنک ٹینک کا تجزیہ اور صدر مشرف کا طرزِ عمل — محمد منصور خان
28- سفاک مجرموں کے لیے رعایت کیوں؟ — یاسر محمد خان
29- بدقسمت قوم — جاوید چودھری
30- تمیم نورستانی کا انجام (افغانستان میں امریکی بمباری) — حامد میر
31- کیا وہ عافیہ صدیقی ہے؟ — عرفان صدیقی
32- وہ شاخ ہی نہ رہی، جس پہ آشیانہ تھا (خلافت عثمانیہ کا خاتمہ) — پروفیسر حباب احمد خان
33- کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ — اوریا مقبول جان
34- وہ جا رہا ہے مگر...... — تزئین اختر
35- خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد...... — پروفیسر حباب احمد خان
36- ہمارے حکمران پرویز مشرف کے انجام سے سبق سیکھیں — یاسر محمد خان
37- سنگین معاشی بحران۔ فیصلے کی گھڑی — ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی
38- مظلوموں کی آہیں (باجوڑ کے متاثرین) — اوریا مقبول جان
39- اسلام آباد کی اشرافیہ اور طالبان — حامد میر
40- آرزو (حکمرانوں کی ناقص پالیسیاں) — ہارون الرشید
41- اندر کی بات...... (اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے والے......) — مشتاق احمد قریشی
42- خودکش حملے اور ارباب اختیار کا رویہ — حامد میر
43- کیا یہ ہماری جنگ ہے؟ — مرزا اسلم بیگ
44- عافیت (حکومت کی نامقبولیت) — ہارون الرشید
45- دل یا شکم......؟ (روشن خیالی اور طالبانائزیشن) — صباحت صدیقی
46- خوئے غلامی (پاکستان پر امریکی حملے) — عرفان صدیقی
47- سنگل گلوبل کرنسی کا منصوبہ — محمد انیس الرحمٰن
48- شرمناک تنہائی (ممبئی دھماکے اور حکومت پاکستان) — عرفان صدیقی
49- الزام تراشی کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکئے — جاوید قریشی

حالات حاضرہ اور متفرق مضامین

حالات حاضرہ اور مختلف دینی' علمی' اصلاحی' تاریخی اور دیگر متفرق موضوعات پر شائع شدہ مضامین کی فہرست

1- خدا کا حکم ماننا ہے یا......؟ — چودھری رحمت الٰہی
خلافت کا مفہوم — مرزا ندیم بیگ
وقت کا تقاضا — بشیر احمد
ایں بنوک ایں فکر چالاک یہود — ڈاکٹر طاہر ابرار
2- اقتدار اقتدار کا کھیل — مظہر صدیقی
ہمارے دشمنوں کا ہدف سندھودیش نہ ہو جائے — محمد سمیع
فراست نبوی ﷺ کا عظیم شاہکار — حافظ خالد محمود خضر
حضرت عمر فاروقؓ کی شخصیت — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
بے نظیر کا قتل، خدشات و امکانات — محمد نذیر یٰسین
امید کا چراغ — نوید احمد
3- ہم اپنے فیصلے خود نہیں کرتے — سردار اعوان
اسلام میں اہل اقتدار کی خصوصیات — محمد سمیع
نواسۂ رسول حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما — حافظ محبوب احمد خان
اسامہ کی تلاش (i) — سید افتخار احمد
اسلام کی معاشرتی اقدار کو فروغ دیجیے — تجمل حسین میر
4- قومی یکجہتی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے — محمد سمیع
چلے کہاں کے لیے تھے ہم آ گئے کہاں — محبوب الحق عاجز
اسامہ کی تلاش (ii) — سید افتخار احمد
مسئلہ کا حل فوجی کارروائی نہیں، نفاذ اسلام ہے — مفتی حبیب اللہ حقانی
5- بش سے محبت کا دعویدار کون؟ — مرزا ندیم بیگ
عالم مغرب کے اسلام پر حملے — سید افتخار احمد
فلسطینی شہری اسرائیلی فوج کے رحم و کرم پر — سید عاصم محمود
اگلا ٹارگٹ کون؟ — نذیر یٰسین
6- چہرے کا پردہ — عبدالمجیب
بچوں کی تربیت — بنت فرمان الٰہی
پاکستان اور شاہ ایران — وسیم احمد
7- ملکی امیج — ڈاکٹر اسرار احمد
آل مسلم پارٹیز کونشن سے متحدہ مجلس عمل تک — مجاہد الحسینی
تاریخ کی چارج شیٹ — محمد نعیم
مسلمان عورت کی خصوصیات — قاری یحیٰی اشرف
8- بارِ خلافت — سردار اعوان
ہائے زود پشیماں کا پشیماں ہونا — محمد سمیع
آرچ بشپ کا نعرۂ حق — محبوب الحق عاجز
احکامات الٰہی سے روگردانی کا انجام — طارق اسماعیل ملک
پاکستان کا مستقبل — محمد حسین
9- انتخابی نتائج: دینی جماعتوں کے لیے لمحہ فکریہ — محمد نذیر یٰسین
اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا! — ڈاکٹر اسرار احمد
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات — محمد سمیع
بدکاری اور اس کے مقدمات — عتیق الرحمٰن صدیقی
آرمیگاڈان: ایک خوفناک عالمی جنگ — محمد شبیر راجہ
10- حالیہ انتخابات، کیا توقعات پوری ہوں گی؟ — ڈاکٹر اسرار احمد
صدقہ و خیرات کا حقدار کون؟ — قاری یحیٰی اشرف عبدالغفار
ستارے کیا کہتے ہیں؟ — سید محمد جہانزیب اسلم
جدید دور کی ترقی......مثبت یا معکوس؟ — مسز الماس
رسول اللہ ﷺ کا ہنسنا مسکرانا — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
ہماری سیاسی تاریخ کا المیہ — محمد سمیع
11- سیرت کا پیغام — مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
انتہا پسندی کا ذمہ دار کون؟ — ڈاکٹر اسرار احمد
آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے — محمد سمیع
ڈنمارک کے سفیر کو کیوں نہیں نکالتے — xxxxx
12- انقلابی فرد کی تیاری — سید اسعد گیلانی
کاش! وہ بھارتی شہری ہوتے — ڈاکٹر اسرار احمد
انصار برنی جواب دیں! — ایوب بیگ مرزا
لیفٹ رائٹ، کوئیک مارچ، ڈبل مارچ — محمد سمیع
اس نفع و ضرر کی دنیا سے میں نے یہ لیا ہے درس جنوں — انجینئر نوید احمد
13- حیات نبوی ﷺ قبل از آغاز وحی — ڈاکٹر اسرار احمد
جناب صدر! اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے — نذیر یٰسین
توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر ہمارا ردعمل — محمد سمیع
نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری — فرقان دانش خان
حجاز مقدس میں عالمی اسلامی خلافت کا قیام — محمد شبیر راجہ

14	اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والو!	محمد سمیع
	زبان کی حفاظت	عظمیٰ سجاد
	گولڈا مائیر نے کہا: میں نے یہ استدلال اپنے دشمنوں کے نبیؐ سے لیا	ڈاکٹر مشتاق احمد
	اپریل فول: ایک غیر اسلامی رسم	خالد یزدانی
15	گستاخ مغرب	ڈاکٹر اسرار احمد
	نظام کے اندر رہتے ہوئے نظام کی تبدیلی	محمد سمیع
	وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی اور داستان یوسفؑ	محمد نذیر ٹیٹین
	عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد	غلام رسول زاہد
	وزیر اعظم پاکستان کے لیے چند مشورے	ڈاکٹر اسرار احمد
	جائے پلاؤ جائے!	وسعت اللہ خان
	کرپشن: معاشرے کا ناسور	محمد سمیع
	شوہر کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟	اہلیہ ڈاکٹر رفیع الدین
17	اسلام دشمنی، مغرب کے اہداف کیا ہیں؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	ڈھول دھپا اس سراپا ناز کا شیوہ نہ تھا	محمد سمیع
	جو چلنا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ چلنا ہے	خادم حسین
	اختلاف رائے یا دین میں وسعت	نظر حجازی
	ابھی سے سوچ لو!	امجد رسول امجد
	حکومت کیا کرے؟	جاوید چودھری
18	سب کچھ امریکی گیم پلان کے مطابق	محمد سمیع
	اذان کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات	فرید اللہ مروت
	شاباش! ڈاکٹر بابر اعوان	خواجہ مظہر نواز صدیقی
	اختلاف رائے یا دین میں وسعت (ii)	نظر حجازی
	اتحادِ امت	حافظ محمد مشتاق ربانی
19	رابن ہڈ سے جنرل ہڈ تک	محمد سمیع
	اسلام میں محنت کی عظمت	حافظ محمد مشتاق ربانی
	تذکرہ سیرت کا مدعا: جذبہ تقلید کی بیداری	شفیق الرحمٰن صدیقی
	"ان پڑھ علماء" ایک انوکھی اصطلاح	یحییٰ اشرف عبدالغفار
20	نظام کی تبدیلی، کیا اور کیسے؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	ایک بیٹی، ایک بہو کا خط	اہلیہ ڈاکٹر ارشد وحید کا خط
	جمہوریت کی خلافت	نعیم اختر عدنان
21	قومی مفاہمت کا دائرہ محدود کیوں؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	شہر کراچی کا المیہ	نذیر ٹیٹین
	ایک مرد مومن سے ملاقات	شاہ وارث
	والدین کا ادب و احترام	حافظ ذوہیب طیب
	فرمانِ نبویؐ "الدین النصیحۃ" کی ایک شاندار مثال	بشارت محمود مرزا
22	امریکی حملے اور ہماری خودمختاری	ڈاکٹر اسرار احمد
	کیا حکومتوں کے پاس "الہ دین کا چراغ" ہوتا ہے؟	مسز سجاد منصور
	عوام مجرموں کے خلاف آمادۂ عمل	محمد سمیع
	فحاشی و عریانی کی اشاعت اور ہمارا رویہ	اہلیہ عامر معین
23	مفاہمت مگر کس سے؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	تکبر: ایک مہلک مرض	چودھری رحمت اللہ بٹر
	ہمیں 1948ء کا پاکستان چاہیے	عبداللہ
	ججز کی فوری بحالی ضروری ہے	شہزاد ملک
24	قومی معاملات، امریکی مداخلت کا جواز کیا ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	وکلاء تحریک: انقلاب اسلامی کا پہلا پڑاؤ؟	محمد نذیر ٹیٹین
	ایک نئے "حلف الفضول" کی ضرورت	محمد مشتاق ربانی
	کیا اقامت دین کی جدوجہد فرضِ عین ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	جھوٹ ہلاکت کا باعث ہے	رحمت اللہ بٹر
25	بین المذاہب مکالمے کی بین الاقوامی کانفرنس	محمد سمیع
	حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے	رحمت اللہ بٹر
	امریکی حملہ اور وزیر دفاع کے خیالات	محبوب الحق عاجز
26	چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی!	ڈاکٹر اسرار احمد
	وکلاء کا لانگ مارچ	محمد سمیع
	اکیسویں صدی اور مسلمان خواتین	جہاں آراء لطفی
	دولت کا جنون تباہ کن ہے	فرید اللہ مروت
27	مواخذہ، پارلیمنٹ اپنا فرض نبھائے	ڈاکٹر اسرار احمد
	ایک بہت بڑی غلطی کا ازالہ	مفتی رشید احمد لدھیانوی
	ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی	محمد سمیع
	ڈاکٹر اسرار احمد کا قصور؟	سیف اللہ خالد
	جابر حکمران اور ہمارا رویہ	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
28	اللہ، اس کے رسول ﷺ اور جہاد سے محبت	مسز کلثوم شبیر
	ذرا سوچئے، کہیں ہمارے دلوں میں تالے تو نہیں پڑ چکے؟	محمد سمیع
	خادم و داعی قرآن جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے متنازعہ بیان کی اصل حقیقت	
	تمہارے شہر کی پولیس بہت ظالم ہے	خواجہ مظہر نواز صدیقی
	عبرت آموز واقعہ	فرید اللہ مروت
29	اتحاد کا راز	بنت یحییٰ
	پاکستان پر امریکہ کا ممکنہ حملہ اور پلان 2015ء	محبوب الحق عاجز
	مسلمان بن کر وقت کی قدر کرو	امجد رسول امجد
	تربیت اولاد کا اسلامی طریقہ	جہاں آراء لطفی
30	جدید ترقی سے استفادہ اور اسلامی نظام زندگی	سید قطب شہیدؒ
	مستقبل کی ایک دھندلی تصویر	محمد نذیر ٹیٹین
	مظلوم مسلمانوں اور ظالم قادیانیوں کے اصل حقائق	مولانا اللہ یار ارشد
31	ذمہ دار کون؟ عوام یا لیڈر	محمد سمیع
	سزائے موت کا خاتمہ	حافظ محمد مشتاق ربانی
	یورپی عورتیں اسلام کیوں قبول کر رہی ہیں؟	ثروت جمال اصمعی
32	جمہوریت نہیں، خلافت؟	محمد سمیع
	بخل: ایک مہلک مرض	رحمت اللہ بٹر
	امریکہ کا اگلا ہدف کون؟ پاکستان، ایران یا شام؟	محمد نذیر ٹیٹین
33	قرآن و سنت کی بالادستی کب قائم ہوگی؟	محمد سمیع
	آئیے، جدوجہد آزادی کا نیا باب رقم کریں!	محبوب الحق عاجز
	مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے	فرید اللہ مروت
	رباط کا مفہوم اور مغربی سرحد کی حفاظت	حافظ محمد مشتاق ربانی
34	اجتماعی توبہ	عبدالکریم عابد
	اولوالالباب کے غور و فکر کا حاصل	ڈاکٹر اسرار احمد
	مظلوم کی چیخ	محمد سمیع
	ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟	ایم ایس اختر
35	احکام و آدابِ صوم کے تشریعی اصول	شاہ ولی اللہؒ
	رمضان المبارک اور قیام اللیل	رحمت اللہ بٹر

	لا الٰہ الا اللہ: کوئی خدا نہیں مگر اللہ	سلطان بشیر (ایٹمی سائنسدان)
	یہ وہ سحر تو نہیں	ابوکلیم نبی محسن
36۔	روزہ، قرآن اور قیام اللیل	ڈاکٹر اسرار احمد
	پاکستان کا المیہ؟ آیاتِ قرآنی کی روشنی میں	ڈاکٹر اسرار احمد
	امتوں کی مہلک بیماریاں اور ان کی علامات	ایوب حامد
37۔	ماہ مبارک کو مکدر نہ کیجیے	مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی
	اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے	محمد سمیع
	نیک بیوی کی کہانی شوہر کی زبانی	حافظ محمد افسر
	سنگین معاشی بحران، فیصلے کی گھڑی	ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی
38۔	صرف ایک سجدے کی ضرورت ہے	ثوراکینہ قاضی
	غزوۂ بدر میں نصرت الٰہی کے ظہور کی چند صورتیں	حافظ محمد مشتاق ربانی
	ڈاکٹر اسرار احمد کی دردمندانہ اپیل	شاہنواز فاروقی
	رمضان المبارک کے شب و روز کی قدر و قیمت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	اعتکاف اور لیلۃ القدر	عبدالرشید عراقی
	آیئے، قرآن حکیم سے نصیحت حاصل کریں	محمد شاہد
39۔	امیر تنظیم اسلامی کا پیغام عید الفطر رفقاء و احباب کے نام	
	چوں کفر از کعبہ برخیزد	محمد سمیع
	ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم	انجینئر طارق خورشید
	عید الفطر: رحمتوں، شفاعتوں اور شکرانوں کا جشن	محمود فاروقی
40۔	اسلام کے خلاف ایک اور سازش!	نذیر یٰسین
	دل یا شکم؟	انجینئر طارق خورشید
	مسجد اقصیٰ پر اصل حق مسلمانوں کا ہے	محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی گفتگو
41۔	ملکی حالات کی خرابی میں بہت بڑا حصہ سماج دشمن عناصر کا ہے	ممتاز علماء کا موقف
	یہ کیسے اجنبی ہیں؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	لمحوں کی خطا کو صدیوں کی سزا بننے نہ دیں	محمد سمیع
	عراق اور عراقی عوام کے لیے صدام کیا تھا؟	ابرار حسین ستوری
42۔	کیا تاریخ اپنے آپ کو دہرانے جا رہی ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	پاکستان کا مطلب کیا!	محمد سمیع
	انسانیت کے دشمن: اسرائیل، امریکہ، برطانیہ	ابرار حسین ستوری
	ثنا خوانِ تقدیس مشرق کہاں ہیں؟	ایم ایس اختر
	جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا	حافظ محمد مشتاق ربانی
43۔	رفقائے تنظیم کے نام بانی اور امیر تنظیم اسلامی کے پیغامات	xxxxx
	تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری	طیب میر
	سالانہ اجتماع کے مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں	حافظ محمد مشتاق ربانی
	امت مسلمہ کی موجودہ زبوں حالی اور مستقبل	انجینئر مختار حسین فاروقی
	خودکش حملوں کے خلاف علماء کا فتویٰ: حقیقت کیا ہے؟	مولانا زاہد الراشدی
44۔	اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو	انجینئر طارق خورشید
	وطن عزیز میں انتہا پسندی کے فروغ کے اسباب	محمد سمیع
	علامہ اقبال اور عربی زبان	حافظ محمد مشتاق ربانی
45۔	تنظیم اسلامی تحریک اقامت دین کے "سلسلۃ الذھب" کی ایک کڑی!	ڈاکٹر اسرار احمد
	اسلام اور سیکولرازم	ڈاکٹر عبدالسمیع
	حج کی تیاری کیجیے	چودھری شہزاد
	ہر نئے عہد کی تعمیر یونہی ہوتی ہے	شفیق بیگ چغتائی
46۔	عائلی قوانین کے ضمن میں صحیح طرز عمل	ڈاکٹر اسرار احمد
	انسانیت کے مسائل کا حل خطبۂ حجۃ الوداع کے آئینہ میں	غلام حیدر مگھرانہ
	آوازِ خلق	نعیم اختر عدنان
	فرینڈلی فائرنگ اور زندہ قوم	مسز سجاد منصور
47۔	کچھ حیران کن باتیں احسان مندوں کے بارے میں	محمد سمیع
	امیر تنظیم اسلامی کی پریس کانفرنس (سرحدی حدود کی خلاف ورزی)	
	ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا مقدمہ: تاریخ کی عدالت میں	حافظ محمد مشتاق ربانی
	عالمی اور ملکی حالات کا جائزہ	عطاء الرحمٰن عارف
48۔	اندھے کی بصیرت	وسیم احمد
	یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں "ہنود"	سلیم رؤف
	امریکہ سے طالبان کے مذاکرات کا پروپیگنڈا	ملا محمد حسن رحمانی
	بچوں کے اخلاق کو مہذب بنانے کا طریقہ	امام ابوحامد غزالیؒ
49۔	خطرات کے پھیلتے ہوئے سائے	طارق اسمٰعیل ملک
	سپر پاور صدر، جوتا اور صحافی	محمد سمیع

رودادیں

1۔	فحاشی و عریانی کے خلاف مظاہرہ	مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی
42۔	کراچی میں دورہ ترجمہ قرآن کی روداد	محمد سمیع
44۔	تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کی روداد	محبوب الحق عاجز

پنجاب اور کشمیر

1۔	تنظیم اسلامی چکلالہ راولپنڈی کے زیر اہتمام شب بیداری	مقامی ناظم نشر و اشاعت
	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام شب بیداری	عثمان فاروق
	تنظیم اسلامی میرپور کے تحت جی دارالسلام میں شب بیداری	غلام سلطان
	تنظیم اسلامی ہارون آباد کا ماہانہ تربیتی اجتماع	محمد رضوان عزمی
	تنظیم اسلامی میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن	افتخار احمد
2۔	تنظیم اسلامی لاہور شرقی کا ماہانہ تربیتی اجتماع	ذیشان دانش خان
4۔	تنظیم اسلامی فورٹ عباس کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری	محمد رضوان عزمی
	تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	محمد رضوان عزمی
	حلقہ لاہور میں شامل ہونے والے رفقاء سے ملاقات	محمد یونس
	تنظیم اسلامی بہاولنگر کا ماہانہ شب بیداری پروگرام	ابرار اشرف
5۔	حلقہ پنجاب شمالی کے منفرد رفقاء کا اجتماع	مقامی ناظم نشر و اشاعت
6۔	تنظیم اسلامی نیو ملتان کے زیر اہتمام شب بیداری	شوکت حسین انصاری
	تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تعارفی پروگرام	معتمد حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن
	نیو ملتان کی دعوتی سرگرمیاں	شوکت حسین
7۔	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام دعوتی و تربیتی پروگرام	زاہد بابر کمبوہ
	امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ واہ کینٹ	طارق نعیم
	مرکزی حلقہ گوجرانوالہ کے ناظمین تربیت کا دورۂ سیالکوٹ	اعجاز عنصر
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری	اعجاز عنصر
	تنظیم اسلامی ہارون آباد کا ماہانہ اجتماع	خالد جاوید
9۔	سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں ایک فکری نشست	اعجاز عنصر
	تنظیم اسلامی بہاولنگر کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	ابرار اشرف
	تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام	خباب عبدالخالق

10۔	تنظیم اسلامی چکلالہ کے زیر اہتمام شب بیداری	محمد وسیم اقبال
	تنظیم اسلامی نیوملتان کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام اور شب بیداری	سید حامد اللہ
11۔	حلقہ لاہور کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ	محمد یونس
12۔	شیخوپورہ میں پہلا سہ روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام	محمد بن عبدالرشید رحمانی
	تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام شب بیداری	حافظ محمد افضل
	تنظیم اسلامی بہاولنگر کے زیر اہتمام شب بیداری	ابرار اشرف
13۔	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ حلقہ گوجرانوالہ	رفیق تنظیم
	صادق آباد اور رحیم یار خان میں محترم بانی تنظیم اسلامی کے خطابات	عبدالرزاق گجر
	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	فاروق حسین
	تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام شب بیداری	محمد یونس
14۔	تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام	عبدالرحمٰن
	حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام	خادم حسین
15۔	حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے ملاقات	محمد یونس
	تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام درس قرآن	رفیق تنظیم
16۔	تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام	حافظ محمد افضل
	تنظیم اسلامی جہلم کے زیر اہتمام فکری نشست	سلطان محمود
	تنظیم اسلامی رحیم یار خان کے زیر اہتمام مظاہرہ	عبدالرزاق گجر
	تنظیم اسلامی صادق آباد کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت ریلی	سجاد منصور
18۔	ناظمہ علیا اور نائب ناظمہ تنظیم اسلامی کا دورہ فیصل آباد	رفیقہ تنظیم
	تنظیم اسلامی صادق آباد کی دعوتی و تنظیمی سرگرمیاں	سجاد منصور
	تنظیم اسلامی چکلالہ کے زیر اہتمام تفہیم دین پروگرام	وسیم اقبال
19۔	تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام مظاہرہ	محمد یونس
	تنظیم اسلامی حلقہ خواتین راولپنڈی/اسلام آباد کا اجتماع	عاتکہ علاؤالدین
	تنظیم اسلامی نیوملتان کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	سید حامد اللہ
	حلقہ وسطی پنجاب کا سہ ماہی اجتماع	رانا صبغت اللہ
20۔	تنظیم اسلامی فورٹ عباس کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ	ابرار اشرف
	تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام	اعجاز عنصر
	تنظیم اسلامی رحیم یار خان کے زیر اہتمام خلافت ریلی	رفیق تنظیم
	حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارفی نشست	محمد یونس
22۔	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام	حافظ خباب عبدالخالق
23۔	حلقہ گوجرانوالہ میں دوروزہ تربیت گاہ	اعجاز عنصر
	تنظیم اسلامی بہاولپور کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع	رفیق تنظیم
24۔	پنجاب یونیورسٹی کتاب میلہ میں مکتبہ خدام القرآن کا سٹال	معتمد تنظیم اسلامی ماڈل ٹاؤن
26۔	تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا سالانہ اجتماع	رفیقہ تنظیم اسلامی
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری	اعجاز عنصر
27۔	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ جہلم	سلطان محمود
	حلقہ پنجاب غربی کی دعوتی سرگرمیاں	محمد اکرم
	تنظیم اسلامی چشتیاں کی ماہانہ شب بیداری	محمد رضوان عزمی
	حلقہ بہاولنگر میں شب بیداری پروگرام	محمد رضوان عزمی
28۔	تنظیم اسلامی ہارون آباد کے زیر اہتمام شب بیداری	حافظ بشیر احمد
	تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر میں شب بیداری	رضوان یزدانی
	تنظیم اسلامی گوجر خان غربی کے زیر اہتمام شب بیداری	اسد اسحاق
29۔	تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر حاصل پور میں شب بیداری	محمد رضوان عزمی
	تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر فورٹ عباس میں شب بیداری	محمد رضوان عزمی
	تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر مروٹ میں شب بیداری	محمد رضوان عزمی
30۔	تنظیم اسلامی بہاولنگر بہاولپور کے زیر اہتمام خواتین کا اجتماع	مسز فاروق قریشی
	حلقہ لاہور کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	محمد یونس
	حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تربیت گاہ برائے نقباء	شاہد رضا
31۔	تنظیم اسلامی چشتیاں کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری	محمد رضوان عزمی
	حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارفی نشست	محمد یونس
	انجمن خدام القرآن جھنگ کے زیر اہتمام 25 روزہ فہم قرآن کورس	سیکرٹری انجمن
32۔	اسرہ جڑانوالہ کے زیر اہتمام ہفتہ وار درس قرآن	حافظ محمد مختار
	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام شب بیداری	فاروق حسین
33۔	حلقہ لاہور کا دعوتی اجتماع	محمد یونس
34۔	مرکز گڑھی شاہو، لاہور میں چالیس روزہ فہم دین کورس	محمد عاصم جہانگیر بیگ
36۔	تنظیم اسلامی فورٹ عباس کی ماہانہ شب بیداری	ابرار اشرف
	تنظیم اسلامی مروٹ کی ماہانہ شب بیداری	محمد رضوان عزمی
	تنظیم اسلامی چشتیاں کی ماہانہ شب بیداری	محمد رضوان عزمی
37۔	تنظیم اسلامی اسلام آباد شمالی کے زیر اہتمام 30 روزہ تفہیم دین کورس	اویس ریاض
	اسلام آباد (حلقہ خواتین) کے زیر اہتمام تفہیم دین کورس	مسز سلمیٰ ریاض
	تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام مظاہرہ	محمد یونس
	تنظیم اسلامی فورٹ عباس کے زیر اہتمام مظاہرہ	حافظ فرخ ضیاء
38۔	تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری	اعجاز عنصر
	تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب جنوبی کے زیر اہتمام مظاہرہ	سید اظہر عاصم
39۔	اسرہ جوہر آباد کا ایک روزہ تربیتی پروگرام	کمال دین
40۔	حلقہ پنجاب شمالی کے نئے رفقاء کے ساتھ تعارفی نشست	محمد اصغر
	تنظیم اسلامی صادق آباد کا ایک روزہ دعوتی پروگرام	محمد نعیم
41۔	تنظیم اسلامی اسلام آباد کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن پروگرام	اویس ریاض
	بہاولنگر شہر میں دورہ ترجمہ القرآن	محمد رضوان عزمی
43۔	حلقہ پوٹھوہار کے نئے رفقاء کے ساتھ تعارفی نشست	محمد زمان
	ہارون آباد میں دورہ ترجمہ القرآن	محمد رضوان عزمی
46۔	تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع: تاثرات و تجاویز	اعجاز عنصر
48۔	تنظیم اسلامی نیوملتان کے زیر اہتمام شب بیداری	شوکت انصاری
	تنظیم اسلامی نیوملتان کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام	شوکت انصاری
	تنظیم اسلامی ماڈل ٹاؤن لاہور کا ماہانہ دعوتی و تربیتی اجتماع	ثاقب الطاف

صوبہ سندھ

2۔	اسرہ شہداد کوٹ کے زیر اہتمام اتحاد امت کانفرنس	حافظ محمد افسر کمبوہ
	حلقہ سندھ زیریں کے زیر اہتمام مظاہرہ	محمد سمیع
8۔	تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں کا احتجاجی مظاہرہ	محمد سمیع
9۔	حلقہ سندھ زیریں کے ناظم دعوت کا دورہ اولڈ سٹی کراچی	محمد رضوان
11۔	تنظیم اسلامی نارتھ کراچی کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام	عطاء الرحمٰن عارف
13۔	حلقہ سندھ زیریں کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
14۔	تنظیم اسلامی کراچی سوسائٹی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی ﷺ	رفیق تنظیم
15۔	تنظیم اسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی کا ماہانہ تربیتی اجتماع	فیض پاشا
	تنظیم اسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی کی دعوتی سرگرمیاں	عطاء الرحمٰن عارف
16۔	تنظیم اسلامی نارتھ کراچی کے زیر اہتمام تربیتی نشست	عطاء الرحمٰن عارف
20۔	تنظیم اسلامی کورنگی کراچی کے زیر اہتمام شب بیداری	ابرار حسین
	تنظیم اسلامی سکھر کے زیر اہتمام مظاہرہ	نصر اللہ انصاری

22-	حلقہ بالائی سندھ کے زیراہتمام لاڑکانہ میں تعارفی پروگرام	نصراللہ انصاری
	نارتھ ناظم آباد کراچی کے تحت تربیتی اجتماع	فیض پاشا
23-	نارتھ ناظم آباد کراچی کے زیراہتمام شب بیداری	فیض پاشا
	کورنگی کراچی کے زیراہتمام شب بیداری	ضمیر الحسن
25-	تنظیم اسلامی گلستان جوہر کراچی کی شب بیداری	ظفر الطاف
26-	تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کا ماہانہ تربیتی اجتماع	سید احمد کامران
31-	تنظیم اسلامی کراچی جنوبی ماہانہ تربیتی اجتماع	سید احمد کامران
	تنظیم اسلامی شاہ فیصل/الیر کے زیراہتمام شب بیداری	سید محمد سلیمان
	تنظیم اسلامی وسطی کراچی کے تحت شب بیداری	نصیب خان
35-	شہر کراچی میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام	
36-	تنظیم اسلامی سوسائٹی کراچی کا دعوتی کیمپ	ثاقب رفیع شیخ
37-	تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں کے زیراہتمام تربیتی اجتماع	محمد سمیع
	تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں کے زیراہتمام مظاہرہ	محمد سمیع
43-	تنظیم اسلامی گلشن اقبال کے زیراہتمام دورہ ترجمہ قرآن	خواجہ فریدالدین
	تنظیم اسلامی وسطی کراچی کے تحت دورہ ترجمہ قرآن	نصیب خان
	تنظیم اسلامی لانڈھی کراچی کے زیراہتمام دورہ ترجمہ قرآن	مہتاب احمد
47-	سکھر میں بانی تنظیم اسلامی کا خطاب عام	نصراللہ انصاری
	تنظیم اسلامی کراچی وسطی کے زیراہتمام شب بیداری	فاروق فصیح

صوبہ سرحد

1-	تنظیم اسلامی دیر کے زیراہتمام دوروزہ دعوتی پروگرام	سعیداللہ خان
2-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کا عیدملن پروگرام	جاں نثار اختر
5-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کے زیراہتمام دعوتی پروگرام	جاں نثار اختر
6-	تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کے زیراہتمام شب بیداری پروگرام	اسد قیوم
	حلقہ سرحد شمالی کے زیراہتمام سہ روزہ دعوتی پروگرام	شیر محمد
7-	تنظیم اسلامی حلقہ سرحد شمالی کے تحت دعوتی پروگرام	احسان الودود
11-	تنظیم اسلامی حلقہ سرحد شمالی کے زیراہتمام دعوتی پروگرام	احسان الودود
12-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کا دعوتی وتربیتی پروگرام	جان نثار اختر
	حلقہ سرحد شمالی کا سہ ماہی دعوتی وتربیتی اجتماع	احسان الودود
	حلقہ سرحد شمالی کے زیراہتمام مظاہرہ	شاہ وارث
14-	تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کا دعوتی اجتماع	اسد قیوم
15-	تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کے زیراہتمام شب بیداری	اسد قیوم
16-	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ پشاور	محمد ابراہیم
20-	تنظیم اسلامی تھانہ مالاکنڈ ایجنسی کا دعوتی پروگرام	شیر محمد
21-	تنظیم اسلامی پشاور غربی کا اجلاس	رفیق تنظیم
	حلقہ سرحد شمالی کے زیراہتمام تیمرگرہ میں نقباء کی تربیت گاہ	شاہ وارث
22-	تنظیم اسلامی حلقہ سرحد شمالی کے زیراہتمام تفہیم دین پروگرام	محمد شریف
	حلقہ سرحد شمالی اسرہ تھانہ کی دعوتی سرگرمیاں	شیر محمد
25-	مرکزی دعوتی ٹیم کا دورہ حلقہ سرحد شمالی	احسان الودود
26-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کا دعوتی وتربیتی پروگرام	جان نثار اختر
27-	اسرہ نوشہرہ کینٹ میں شب بیداری	جان نثار اختر
29-	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ ایبٹ آباد	اسد قیوم
30-	حلقہ پشاور غربی کا تربیتی اجتماع	حیدر علی
	حلقہ سرحد شمالی کی دعوتی سرگرمیاں	محمد یاسین
	حلقہ دیر کا ماہانہ دعوتی اجتماع	سعید اللہ جان
	تنظیم اسلامی جار اسرہ حیاتی کی دعوتی سرگرمیاں	شیر محمد حنیف
31-	تنظیم اسلامی پشاور غربی کے زیراہتمام شب بیداری	حیدر علی
32-	حلقہ سرحد شمالی میں مبتدی تربیت گاہ	احسان الودود
	حلقہ سرحد جنوبی کے زیراہتمام سہ روزہ دعوتی پروگرام	محمد اصغر ملک
34-	تنظیم اسلامی جار کے زیراہتمام دعوتی پروگرام	محمد نعیم
	تنظیم اسلامی دیر بالا کی دعوتی سرگرمیاں	لائق سید
	تنظیم اسلامی سرحد شمالی اسرہ تیمرگرہ کے دعوتی پروگرام	یاسین مشوانی
37-	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ دیر	سعیداللہ خان
38-	امیر حلقہ سرحد شمالی کا تنظیمی دورہ	محمد فہیم
39-	تنظیم اسلامی اسرہ تھانہ مالاکنڈ ایجنسی کی دعوتی سرگرمیاں	شیر محمد
40-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کا دعوتی وتربیتی پروگرام	جان نثار اختر
41-	اسرہ تھانہ مالاکنڈ کے زیراہتمام دعوتی پروگرام	شیر محمد
	اسرہ تھانہ مالاکنڈ کی دعوتی سرگرمیاں	شیر محمد
43-	چارسدہ میں دعوتی سرگرمیاں	ابوکلیم نبی محسن
46-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کا دعوتی اجتماع	جان نثار اختر
	اسرہ نوشہرہ (خواتین) کا دعوتی اجتماع	اہلیہ عامر صدیقی
47-	تنظیم اسلامی دیر کی دعوتی سرگرمیاں	سعیداللہ خان
	اسرہ نوشہرہ کینٹ کا دعوتی پروگرام	جان نثار اختر
	اسرہ نوشہرہ (خواتین) کا دعوتی پروگرام	اہلیہ عامر صدیقی

صوبہ بلوچستان

1-	بانی تنظیم اسلامی کا دورہ کوئٹہ	محمد راشد گنگوہی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نوٹ: اس اشاریے میں "عالم اسلام" کی تفصیل شامل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ تبصرۂ کتب کے تحت شمارہ نمبر 48،32 میں کتابوں پر تبصرہ شائع ہوا۔ ایڈیٹر کی ڈاک کے عنوان سے قارئین کے خطوط شمارہ 22 اور 26 میں شائع کیے گئے۔

انگریزی مضامین

1.	2007: A Disastrous Year for Pakistan	Abid Ullah Jan
2.	ISI's desperate bid to save Musharraf	Abid Ullah Jan
3.	Invading Pakistan: An idea whose time has came.	Abid Ullah Jan
4.	Depression Strikes When Sayans Get Unravelled:	Abid Ullah Jan
5.	Stress...	Layla Anwar
6.	Revolution or Evolution: Choices amid the Existential Denail of the Nation.	Bilal Khan
7.	The (im) morality of capitalist imperialism	Aasim Sajjad Akhtar
8.	Pakistan Deal Severe Defeat to Musharraf in Election	Carlotta Gall and Jane Perlez
9.	The Destabilization of Pakistan (i)	Michel Chossudovsky
10.	The Destabilization of Pakistan (ii)	Michel Chossudovsky

11.	The Globle Water Crisis and the Coming Battle for the Right to Water	Maude Barlow
12.	China hits back at US on rights, says Iraq war a disaster	Guy Newey
13.	The Illusion of Democracy. If We Can Keep It (abridged)	Peter Chamberlin
14.	Those who control oil and water will control the world	John Gray
15.	Global Manipulators Move Beyond Petroleum (I)	Susan Bryce
16.	Global Manipulators Move Beyond Pertroleum (II)	Susan Bryce
17.	An Ally Slips Away	Joel Hilliker
18.	Bombing Nuclear Installations?	Brig Sher Khan, Retd
19.	Multinationals Make Billions In Profit out of Growing Global Food Crisis.	Geoffrey Lean
20.	We need Islamic Revolution, not de[illegible]	Dr. Israr Ahmad
21.	Feigning Ignorance about Bajaur Attack	Rahim ullah Yusufzai
22.	No End to Colonial Governance	Rubina Saigal
23.	Past Present: Liberty, equality, fraternity	Mubarak Ali
24.	Emancipation of the world (i)	Bilal Khan
25.	Emancipation of the world (ii)	Bilal Khan
26.	The Jews are a danger to the USA.	Franklin
27.	Afghan imbroglio paints grim picture for US	Anwar Iqbal
28.	XXXXX	
29.	Whence extremism?	Aasim Sajjad Akhtar
30.	Pakistan in Crisis	Mahmood Shah
31.	XXXXX	
32.	A.K Brohi's Review of Dr. Israr Ahmads book "Istehkam-e-Pakistan"	A.K.Brohi
33.	XXXXX	
34.	Six Approaches to the Qur'an	
35.	Why is the word "revolution" an anathema to A.K. Brohi	Dr. Absar Ahmad
36.	CV of a Punjabi "Maulvi"	Majid sheikh
37.	Alama Iqbal's Assess of the Modren West Muhmmad Ali Jinnah's view of Islam When Power Correpts	
38.	XXXXX	
39.	Performative Nature of Religious Truth The Activist approach of the Qur'an	Dr. Absar Ahmad
40.	Allah gave me a new life.	Shariffa Carlo
41.	Correcting R.Fisks' views	Dr. Absar Ahmad
42.	Is Pakistan Next?	Aijaz Zaka Syed
43.	Prince Charles or Lawrence of Arabia!	
44.	Stop Muslims Killing Muslims	
45.	Britain desperately need a plan for Afghanistan?	Con Coughlin
46.	The Hajj: A Journey of Discovery	Waheed Dawood
47.	Being Positive is the Thing	S.M. Abdullah
48.	A World without hope.	Adil Zareef
49.	Kabul 30 years age, and Kabul today	Robert Fisk

پریس ریلیز

22 دسمبر 2008ء

بھارت جنگی جنون میں مبتلا ہے۔ یہود و ہنود اور نصاریٰ پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کر رہے ہیں۔

خطرات سے بچاؤ کا واحد راستہ رجوع الی اللہ ہے۔ ہمیں اجتماعی توبہ کر کے اپنی تمام تر توجہ قیام پاکستان کے مقاصد یعنی نفاذِ اسلام پر مرکوز کر دینی چاہیے

ڈاکٹر اسرار احمد

بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے ممبئی میں دہشت گردی کے واقعات کے بعد پیدا ہونے والی پاک بھارت کشیدگی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اس وقت جنگی جنون میں مبتلا ہے۔ پاکستانی عوام اور حکومت مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کر کے قومی سلامتی کو لاحق خطرات سے نمٹ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہود و ہنود اور نصاریٰ پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کر رہے ہیں۔ ایک طرف نیٹو فورسز قبائلی علاقوں میں مسلم کش کارروائیوں میں مصروف ہیں، تو دوسری طرف بھارت امریکہ کی ایما پر پاکستان کو جنگ کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ ان حالات میں ملک و قوم کو لاحق خارجی اور داخلی خطرات سے بچاؤ کا واحد راستہ رجوع الی اللہ ہے۔ ہمیں اجتماعی توبہ کر کے اپنی تمام تر توجہ قیام پاکستان کے مقاصد یعنی ملک میں مکمل نفاذِ اسلام پر مرکوز کر دینی چاہیے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان)

❁❁ ضرورت رشتہ ❁❁

☆ لاہور میں رہائش پذیر میکینکل انجینئر، تعلیم ایم بی اے، عمر 22 سال ملٹی نیشنل کمپنی میں منیجر، دینی مزاج کے لیے خوشحال گھرانے سے دینی مزاج کی حامل، نیک اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0321-4775296, 5111442

☆ لاہور میں رہائش پذیر، سرکاری ادارے میں ملازم، عمر 32 سال، تعلیم ایم بی اے، سرکاری ملازم کے لیے دیندار، تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0322-4787276 (042) 7243448

☆ لاہور میں رہائش پذیر ملتزم رفیق تنظیم، الیکٹریکل انجینئر، برسرروزگار عمر 27 سال، کے لیے پختہ دینی مزاج اور دعوتی فکر رکھنے والی رفیقہ تنظیم کا موزوں اور ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0300-4983900

☆ گوجرانوالہ میں مقیم فیملی کو اپنی بیٹی حافظہ، قاریہ، عالمہ، میٹرک سائنس عمر 28 سال، خلع یافتہ، کے لیے دینی گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ برائے رابطہ: 0300-6487309

☆ گوجرانوالہ میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 21 سال، دراز قد، تعلیم بی اے، ماہر امور خانہ داری، پابند صوم و صلوٰۃ کے لیے دینی مزاج کے حامل برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0300-7446250, 0302-6681270

another 7,000 troops to join their 55,000-strong occupation force to fight the Taliban.

In 1980, I would sneak down to Chicken Street to buy old books in the dust-filled shops, cheap and illegal Pakistani reprints of the memoirs of British Empire officers while my driver watched anxiously lest I be mistaken for a Russian. Last week, I sneaked down to the Shar Book shop, which is filled with the very same illicit volumes, while my driver watched anxiously lest I be mistaken for an American (or, indeed, a Brit). I find Stephen Tanner's Afghanistan: A Military History From Alexander The Great To The Fall Of The Taliban and drive back to my hotel through the streets of wood-smoked Kabul to read it in my ill-lit room.

In 1840, Tanner writes, Britain's supply line from the Pakistani city of Karachi up through the Khyber Pass and Jalalabad to Kabul was being threatened by Afghan fighters, "British officers on the crucial supply line through Peshawar... insulted and attacked". I fumble through my bag for a clipping from a recent copy of Le Monde. It marks Nato's main supply route from the Pakistani city of Karachi up through the Khyber Pass and Jalalabad to Kabul, and illustrates the location of each Taliban attack on the convoys bringing fuel and food to America's allies in Afghanistan.

Then I prowl through one of the Pakistani retread books I have found and discover General Roberts of Kandahar telling the British in 1880 that "we have nothing to fear from Afghanistan, and the best thing to do is to leave it as much as possible to itself... I feel sure I am right when I say that the less the Afghans see of us, the less they will dislike us"

(Courtesy: Daily Times Lahore)

داعی رجوع الی القرآن، بانی تنظیم اسلامی

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ تعالیٰ

کا شہرۂ آفاق دورۂ ترجمۂ قرآن

بعنوان

بیانُ القرآن

جو کہ مختلف ٹی وی چینلز سے سیٹلائٹ کے ذریعے نشر ہو کر پوری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا ہے
اور جس کے ذریعے ہزاروں لوگوں کی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی آئی ہے

کتابی صورت میں شائع ہونا شروع ہو گیا ہے

انجمن خدام القرآن سرحد، پشاور نے اس ''بیانُ القرآن'' کا حصہ اوّل جو سورۃ الفاتحہ
اور سورۃ البقرۃ، مع تعارفِ قرآن پر مشتمل ہے، شائع کیا ہے

☆ عمدہ طباعت ☆ دیدہ زیب ٹائٹل اور مضبوط جلد ☆ امپورٹڈ پیپر

☆ صفحات: 520 ☆ قیمت: 400 روپے

ملنے کے پتے: ● انجمن خدام القرآن سرحد پشاور

A-18 ناصر مینشن، ریلوے روڈ نمبر 2، شعبہ بازار پشاور، فون: 2584824,2214495(091)

● مکتبہ خدام القرآن لاہور

K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 3-5869501(042)

تنظیمی اطلاعات

حلقہ کراچی شمالی کی مقامی تنظیم ''نارتھ ناظم آباد کراچی'' میں نئے امیر کا تقرر

تنظیم اسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی کے امیر سید اظہر ریاض کے حلقہ کراچی شمالی کے امیر مقرر ہونے کے بعد اُن کی جگہ نئے مقامی امیر کے تقرر کے لیے امیر محترم نے رفقاء کی آراء اور امیر حلقہ کی سفارش کو مدنظر رکھتے ہوئے مشورہ کے بعد جناب عبدالعظیم کو مقامی تنظیم کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

حلقہ کراچی شمالی کی مقامی تنظیم ''نارتھ کراچی'' میں نئے امیر کا تقرر

مقامی تنظیم نارتھ کراچی کے امیر جناب عبدالعظیم کی نارتھ ناظم آباد کراچی تنظیم میں منتقلی کے بعد نارتھ کراچی میں امیر کے تقرر کے لیے امیر محترم نے امیر حلقہ کی سفارش کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی عاملہ میں مشورہ کے بعد جناب نوید مزمل کو مقامی تنظیم نارتھ کراچی کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

Vol: 17 Regd. No. LRL -50 No.49

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

View Point

Robert Fisk

Kabul 30 years ago, and Kabul today. Have we learned nothing?

I sit on the rooftop of the old Central Hotel – pharaonic-decorated elevator, unspeakable apple juice, sublime green tea, and armed Tajik guards at the front door – and look out across the smoky red of the Kabul evening. The Bala Hissar fort glows in the dusk, massive portals, the great keep to which the British army should have moved its men in 1841. Instead, they felt the king should live there and humbly built a cantonment on the undefended plain, thus leading to a "signal catastrophe".

Like automated birds, the kites swoop over the rooftops. Yes, the kite-runners of Kabul, minus Hollywood. At night, the thump of American Sikorsky helicopters and the whisper of high-altitude F-18s invade my room. The United States of America is settling George Bush's scores with the "terrorists" trying to overthrow Hamid Karzai's corrupt government.

Now rewind almost 29 years, and I am on the balcony of the Intercontinental Hotel on the other side of this great, cold, fuggy city. Impeccable . taff, frozen Polish beer in the bar secret policemen in the front lobby, Russian troops parked in the forecourt. The Bala Hissar fort glimmers through the smoke. The kites – green seems a avourite colour – move beyond e trees. At night, the thump of d choppers and the whisper of h-altitude MiGs invade my m. The Soviet Union is settling nid Brezhnev's scores with the rorists" trying to overthrow rak Karmal's corrupt government.

Thirty miles north, all those years ago, a Soviet general told us of the imminent victory over the "terrorists" in the mountains, imperialist "remnants" – the phrase Kabul communist radio always used – who were being supported by America and Saudi Arabia and Pakistan.

Fast forward to 2001 – just seven years ago – and an American general told us of the imminent victory over the "terrorists" in the mountains, the all but conquered Taliban who were being supported by Saudi Arabia and Pakistan. The Russian was pontificating at the big Soviet airbase at Bagram. The American general was pontificating at the big US airbase at Bagram.

This is not déjà-vu. This is déjà double-vu. And it gets worse.

Almost 29 years ago, the Afghan "mujahedin" began a campaign to end the mixed schooling of boys and girls in the remote mountain passes, legislation pushed through by successive communist governments. Schools were burned down. Outside Jalalabad, I found a headmaster and his headmistress wife burned to death. Today, the Afghan Taliban are campaigning to end the mixed schooling of boys and girls – indeed the very education of young women – across the great deserts of Kandahar and Helmand. Schools have been burned down. Teachers have been executed.

As the Soviets began to suffer more and more casualties, their officers boasted of the increasing prowess of the Afghan National Army, the ANA. Infiltrated though they were by the "mujahedin", Moscow gave them newer tanks and helped to train new battalions to take on the guerrillas outside the capital.

Fast forward to now. As the Americans and British suffer ever greater casualties, their officers boast of the increasing prowess of the ANA. Infiltrated though they are by the Taliban, America and other Nato states are providing them with newer equipment and training new battalions to take on the guerrillas outside the capital.

Back in January of 1980, I could take a bus from Kabul to Kandahar. Seven years later, the broken highway was haunted by "mujahedin" fighters and bandits and the only safe way to travel to Kandahar was by air.

In the immediate aftermath of America's arrival here in 2001, I could take a bus from Kabul to Kandahar. Now, seven years later, the highway – rebuilt on the express instructions of George W but already cracked and swamped with sand – is haunted by Taliban fighters and bandits and the only safe way to travel to Kandahar is by air.

Throughout the 1980s, the Soviets and the ANA held the towns but lost most of the country. Today, America and its allies and the ANA hold most of the towns but have lost the southern half of the country. The Soviets secretly sent another 9,000 troops to join their 115,000-strong occupation force to fight the "mujahedin". Today, the Americans are publicly sending